منظوری عالیجناب سر رشتہ اہتمام ... عدالت عالیہ

دکن لا رپورٹ

[illegible] (۱۱)

جلد

نمبر (۱۳) ماہ آبان سنہ ۱۳۳۶ ف

مشتملبر

حصہ اول ۔ ایڈیٹوریل نوٹس و مضامین ۔

حصہ دوم ۔ فیصلجات مجلس عالیہ عدالت و جوڈیشل کمیٹی ۔

حصہ سوم ۔ فیصلہ جات مالگزاری ۔

حصہ چہارم ۔ قوانین و احکام وغیرہ ۔

حصہ پنجم ۔ ضروری نظائر ممالک غیر ۔

ایڈیٹرز

(۱) مولوی محمد اصغر صاحب بی ۔ اے بیرسٹرایٹ لا ۔

(۲) پنڈت کشور راؤ صاحب وکیل ہائی کورٹ ۔

(۳) پنڈت گر راؤ صاحب وکیل ہائی کورٹ ۔

(۴) بابو گیا پرشاد صاحب وکیل ہائی کورٹ ۔

(۵) مولوی محمد غلام اکبر خانصاحب وکیل ہائی کورٹ ۔

رپورٹر راے شری رام صاحب وکیل ہائی کورٹ ۔

باہتمام

محمد اسمٰعیل منیجر

دکن لا رپورٹ پریس حیدر آباد دکن محلہ جامع باغ میں طبع ہوا

قواعد

ف۱ یہ رسالہ ہر ماہ الہی کی دسویں تاریخ کو شائع ہوگا۔

ف۲ فی الحال رسالہ کے پانچ حصص حسب تفصیل مندرجہ ذیل ہونگے

ف۳ قیمت سالانہ ۱۲؎ سکہ عثمانیہ ہے۔

ف۴ متفرق نمبروں کی بابتہ خریداران رسالہ سے فی پرچہ عہ اور دوسرے اشخاص سے فی پرچہ دعہ قیمت لیجائے گی۔

ف۵ قیمت ہر سال یکمشت پیشگی لیجائیگی۔ اگر سال آئندہ کی بابتہ عدم خریداری کی اطلاع نہ دیجائیگی تو یہ سمجھا جائیگا کہ قیمت سال آئندہ بذریعہ وی پی وصول کرنے کی اجازت دیگئی ہے اور ماہ آذر کا رسالہ بذریعہ وی پی روانہ کیا جائے گا۔

ف۶ اگر رقم بجائے نقد کے بذریعہ نوٹ ادا کیجائیگی تو فی روپیہ ۲؎ زیادہ دینا ہوگا۔

ف۷ روانگی رسالہ کا معمولی خرچ نیز خرچ پوسٹل سرٹیفکٹ متعلق روانگی رسالہ بذمہ خانہ مطبع کے ذمہ رہیگا لیکن اگر کوئی صاحب بمزید احتیاط بذریعہ رجسٹری رسالہ منگانا چاہیں تو خرچہ رجسٹری دعہ سکہ عثمانیہ اور ادا کرنا ہوگا۔

ف۸ جو خریدار صاحبان علاوہ قیمت کے عہ بابتہ خرچہ رجسٹری ادا کریں گے انکی خدمت میں رسالہ پہونچنے کا مطبع ذمہ دار ہوگا اور اگر کوئی رسالہ نہ پہونچے تو تین ماہ کے اندر اطلاع دینے پر مکرر رسالہ بلا قیمت روانہ کیا جائے گا۔

ف۹ اگر بذریعہ رجسٹری رسالہ کی روانگی کا خرچہ نہ دیا جائے اور معمولی پوسٹ کے ذریعہ سے رسالہ طلب کیا جائے اور کوئی رسالہ گم یا تلف ہوجائے یا نہ پہونچے تو مطبع پر روانگی رسالہ کی بابتہ پوسٹل سرٹیفکٹ کی موجودگی کی صورت میں کسی قسم کی ذمہ داری عائد نہ ہوگی اور مکرر رسالہ بلا ادائی قیمت روانہ نہ کیا جائے گا۔ البتہ اگر مطبع کے پاس روانگی رسالہ کی بابتہ

دکن لا رپورٹ

جلد — نمبر ۱۲

حصہ دوم فیصلہ جات مجلس عالیہ عدالت و جوڈیشل کمیٹی ممالک محروسہ سرکار عالی (صیغہ دیوانی)۔

اسمائے فریقین

انندراؤ وغیرہ	بنام اپاراؤ	۷۰۴	گمنوسا	بنام سوناسا وغیرہ	۷۰۲
پونم چند	" کانوجیل زاسد بوسومیا وغیرہ	۶۸۷	گوبند رام	" سریرام وغیرہ	۷۱۳
وینا ناتھ	" ہیرامن	۷۰۰	محمد محمود علیجان وغیرہ	" حسینی بیگم وغیرہ	۶۷۴
شاپورجی	" حرمت النساء بیگم	۷۰۷	نرسیا	" بال کیا وغیرہ	۶۹۴
کیسر چند وغیرہ	" گوبندا وغیرہ	۶۹۴			

مضامین

اخراج عدم پیروی کا اخراج سقوط مقدمہ متصور ہونا	۶۷۴	جواز درخواست تجویز ثانی بجائے بازدوائری	۷۰۲
اخراج مقدمہ بعدم پیروی بعد وفات مدعی	۶۷۴	جواز صدور حکم سقوط مقدمہ و حکم بازدوائری بوقت واحد۔	۶۷۴
ادخال درخواست بازدوائری بعد میعاد مقررہ	۶۷۴		
تجویز ثانی۔	۷۰۲	جواز نالش استقرار حق جائداد مقروقہ بعد نامنظوری غدرداری	۶۸۷
ثالثی۔	۷۰۷		
جائداد	۶۸۴	جواز نیلام قرضہ۔	۷۱۳
جائداد ناقابل ڈگری کی حفاظت کے متعلق صدور حکم		چارہ کار	۶۸۷ ۷۰۲
امتناعی کا عدم جواز۔	۶۸۴	چارہ کار اخراج مقدمہ حسب دفعہ ۱۸۸ گشتی	
جزو ڈگری قابل تنسیخ	۷۰۷	نشان ۲۲ دیوانی ۱۳۰۳	۶۷۴
جزو ڈگری متجاوز از فیصلہ ثالثی کا قابل تنسیخ ہونا	۷۰۷	چارہ کار بعد نامنظوری غدرداری۔	۶۸۷

چارہ کار نامنظوری درخواست حکم امتناعی۔	۶۸۴
حکم امتناعی درمیانی۔	۶۸۴
حکم منظوری یا نامنظوری درخواست حکم امتناعی کا قابل مرافعہ ہونا۔	۶۸۴
درخواست بازدواری	۶۷۴
ڈگری بربناء فیصلہ ثالثی	۷۰۷
ڈگری متجاوز از فیصلہ ثالثی۔	۷۰۷
صحیح طریق عمل بعد وفات مدعی	۶۷۴
عارضہ نابالغ تقریر مخالف۔	۶۹۴
عدم پیروی	۶۷۴
عدم جواز انکار مرتہن از حقیقت راہن بتاریخ رہن۔	۶۹۴
عدم جواز دست اندازی بصیغہ نگرانی بلاموجودگی وجوہ مندرجہ دفعہ ۶۱۵ ضابطہ دیوانی سرکار عالی۔	۷۰۰
عدم جواز قرقی واقعی بمقابلہ شخص ثالث۔	۷۱۳
عدم جواز مرافعہ متفرق بنا راضی حکم واپسی مقدمہ زیر دفعہ ۵۸۷ ضابطہ دیوانی۔	۷۰۴
عدم لزوم نالش دخل بعد نامنظوری عذرداری	۶۸۷
عذرات متعلق بہ فیصلہ ثالثی۔	۷۰۷
عذرات متعلق بہ فیصلہ ثالثی کا وجوہ مندرجہ قانون پر محدود ہونا۔	۷۰۷
فیصلہ ثالثی۔	۷۰۷
فیصلہ ثالثی کے باضابطہ ہونے کا عدم لزوم۔	۷۰۷
قانون شہادت سرکار عالی دفعہ ۹۳۔	۶۹۴
قانون میعاد سماعت نشان ۴ سنہ ۱۳۰۱ف دفعہ ۸ و ۹۵	۶۷۴
قرقی۔	۷۱۳
قرقی قرضہ مدیون ڈگری شخص ثالث۔	۷۱۳
گشتی نشان ۲ دیوانی سنہ ۱۳۰۲ف دفعہ ۱۸۸ و ۱۹۷۔	۶۷۴
" " " دفعات ۲۰۶ و ۳۰۴ و ۳۰۔	۷۰۷

لزوم اجرائی نوٹس بغرض حاضری قایم مقام	۶۷۴
نابالغ تقریر مخالف۔	۶۹۴
مجموعہ ضابطہ دیوانی سرکار عالی دفعہ ۵۲۴ و ۶۰۵ ضمن ۱۹۔	۶۸۴
مجموعہ ضابطہ دیوانی سرکار عالی دفعہ ۳۳۰	۶۸۷
" " " " " دفعہ ۶۱۵۔	۷۰۰
" " " " " دفعات ۵۸۷ و ۶۰۵ ضمن ۲۹۔	۷۰۴
مجموعہ ضابطہ دیوانی سرکار عالی دفعہ ۱۳۴ ضمن الف و دفعہ ۳۴۸ ضمن ۳	۷۱۳
مرافعہ	۷۰۴
مرافعہ متفرق	۷۰۴
مرافعہ متفرق بنا راضی حکم واپسی مقدمہ	۷۰۴
محاصل منقطعہ کا تعریف جائداد میں داخل ہونا	۶۸۴
میعاد ۹۰ یوم حسب مد ۹۵ قانون میعاد سماعت نشان ۴ سنہ ۱۳۰۱ف کا متعلق ہونا۔	۶۷۴
میعاد درخواست بازدواری	۶۷۴
میعاد درخواست بازدواری زیر دفعہ ۱۹۷ گشتی نشان ۲ دیوانی سنہ ۱۳۰۲ف	۶۷۴
نابالغی و جہل قانون کا وجہ کافی متصور ہونا	۶۷۴
نالش مخبری۔	۶۸۷
نامنظوری درخواست حکم امتناعی درمیانی۔	۶۸۴
نگرانی۔	۷۰۰
نگرانی بعد نامنظوری مرافعہ ثالث قبل ترمیم ضابطہ۔	۷۰۰
وجوہ نگرانی	۷۰۰
وجہ کافی۔	۶۷۴
وجہ کافی عدم پیشی درخواست بین المیعاد	۶۷۴

تمام شد

میر واجد علی وغیرہ
بنام
رحمان الدین وغیرہ

مرحلے کے طے کرنیکے بعد مقدمہ کی تحقیقات و تصفیہ مزید سے انکار کرے اور مقدمہ دار القضاء میں رجوع کیا جائے تو کسقدر فریقین کو زحمت اور عدالت کے وقت کی تضیع ہوگی۔ ممکن ہے کہ اس کی پرواہ نہ کی جائے مگر سوال یہ پیدا ہوگا کہ عدالت دیوانی بلدہ اس امر کے تصفیہ اور تحقیقات کی کیونکر مجاز تھی کہ ظہور النساء بیگم عزیز النساء بیگم کی وارث ہے یا نہیں مسلمانوں کے مقدمات وراثت کی سماعت اور تجویز مخصوص ہے دار القضاء سے اور ایسا کوئی لزوم نہیں ہے کہ جب ارث یا وراثت فریقین مسلمہ ہو تب بھی دار القضاء مقدمات وراثت کی سماعت پر ماذون و مجاز ہو۔ اس سے زیادہ اگر بڑھکر اس طرح دیکھا جائے کہ اس مقدمہ میں عدالت دیوانی بلدہ تحقیقات کرے اور تجویز فرمائے کہ ظہور النساء بیگم وارث عزیز النساء بیگم کی نہیں ہے اور اس کے بعد تحقیقات مزید کے بعد مقدمہ کا فیصلہ فرمائے اور اپیل میں جب یہ مقدمہ مجلس عالیہ عدالت میں آئے اور مجلس عالیہ عدالت کی تجویز یہ ہو کہ ظہور النساء بیگم عزیز النساء بیگم کی وارث ہی تو عدالت دیوانی بلدہ کے تمام تجویز اور تحقیقات سب بیکار ہو جائے گی۔ اور مقدمہ دار القضاء کو جائے گا اور کس قدر تضیع وقت اور زحمت اور زیرباری فریقین کو ہوگی۔ ہم جو کچھہ تقریر کر رہے ہیں وہ ایک اسی مقدمہ کے لیے نہیں ہے بلکہ اگر یہی اصول سمجھہ لیا جائے تو اکثر مقدمات میں نامناسب دقتوں کا سامنا ہوگا۔

یہ امر کہ اس مقدمہ میں مابین مدعی علیہا ظہور النساء بیگم کے ماسبق مدعی علیہ مسلماً اجنبی ہیں یہ بھی کوئی وجہ اس کی نہیں ہے کہ یہ مقدمہ قابل سماعت و تجویز عدالت دیوانی بلدہ ہو جائے۔ مثلاً ایک شخص کے دو تین لڑکے ہوں وہ مرجائے اوس کا ایک لڑکا اپنے حصہ جائداد متروکہ کو کسی اجنبی شخص کے حق میں منتقل کردے۔ اور تقسیم متروکہ کی نزاع ہو تو کیا محض اسوجہ سے کہ منتقل الیہ شخص اجنبی فریق ہے یہ مقدمہ قابل سماعت و تجویز عدالت دیوانی بلدہ

سید واجد علی وغیرہ
بنام
رحیم الدین وغیرہ

ہوجائے گا دار القضاء کے وضع مسلمانوں کے خاص نزاعات کے تصفیہ کے لئے ہے ایسے امور سے اگر دار القضاء کا اختیار زائل ہوجائے تو دار القضاء کے وضع کی غرض اور علت غائی کو سخت نقصان پہونچے گا ہماری رائے میں دعاوے ارث مابین ورثا یا اوس کے منتقل الیہم کے اور نیز اوس صورت میں جبکہ وراثت مابین طور متنازعہ ہو یا ایک دوسرے کو یا کسی فریق کو اجنبی کہتا ہو جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے اور یہ مقدمہ بلدہ حیدرآباد کا ہے دار القضاء ہی میں دائر اور مسموع ہونا چاہیے ایسا ہی تصفیہ مقدمہ آئین دکن جلد (١٤) صفحہ (٢٠٦) جبکہ مدعی نے مدعی علیہ قابض متروکہ مورث کو اجنبی ظاہر کرکے دعوے دائر کیا اور مدعی علیہ نے مدعی کو اجنبی اور خود کو وارث شرعی بیان کیا تو تجویز ہوئی کہ مقدمہ قابل سماعت دار القضاء بلدہ ہے) جلد (١٣) صفحہ (٣٠٢) گو مشتری جائداد اجنبی ہی مدعی علیہ ہو مگر جبکہ دوسرے ورثا فریق ہوں اور وراثت متنازعہ ہو تو مقدمہ کی سماعت دار القضاء کرسکتی ہے") دکن لا رپورٹ جلد (١) صفحہ (٦٨٠) جلسہ کاملہ ارکان خمسہ ("ایک مقدمہ میں یہ بحث تھی کہ ایسے شخص کے مقابلہ میں دعوے کس عدالت میں ہو جو اپنے آپ کو ایک شخص متوفی (مسلم) کا وارث کہتا ہے۔ لیکن جن کی وراثت مدعی قبول نہیں کرتا ہے۔ تجویز ہوئی کہ صحیح معیار اس بحث کے تصفیہ کیلئے یہ ہوسکتا ہے کہ اگر وراثت کا مسئلہ تجویز طلب ہو تو دار القضاء مجاز سماعت ہے ورنہ عام عدالتہائے دیوانی مجاز سماعت ہوگی") آئین دکن جلد (١٦) صفحہ (٢٢٩) اور جلد (١٥) صفحہ (٤٢١) (جلسہ کاملہ) و جلد (٥) صفحہ (٣٦٥) - (٣٥٢) میں ہوا ہے۔ لائق وکیل مرافعہ علیہم نے تشریح القوانین جلد (٩) صفحہ (٣٦٣) پر استدلال کیا ہے وہ وہی نظیر ہے جو آئین دکن جلد (١٦) صفحہ (٢٢٦) میں طبع ہوئی ہے اور اس مسئلہ میں ہمارا فیصلہ موافق مرافعہ علیہم کے

میر واجد علی وغیرہ
بنام
رحمت الدین وغیرہ

وکیل مرافعہ کا استدلال نظائر ذیل پر ہے جنکی کیفیت یہ ہے :-

آئین دکن جلد (۱۲) صفحہ (۲۱۴) اس مقدمہ میں دعوے عاریت کا تہا غلام مرتضی ایک شخص نے مکان بشیرالنسا اپنی ایک دختر کو ہبہ کیا تہا۔ مدعیوں کا بمقابلہ فاطمہ بی دوسری دختر وراثت کے یہ دعوے تہا کہ اونہون نے مدعی علیہا کو مکان عاریتاً دیا تہا جس نے ایک شخص احسن عبد الحفیظ کو منتقل کردیا ہے۔ اس مین وراثت غلام مرتضی کی مطلق بحث نہ تھی۔ پس تجویز ہوئی کہ دعوے بربنائے عاریت ہے دارالقضا کو سماعت کی کوئی وجہ نہین ہے۔ اس مقدمہ اور مقدمہ ماتحن فیہ کا فرق ظاہر ہے محتاج تصریح و توضیح نہین ہے

آئین دکن جلد (۱۳) صفحہ (۴۹۸) اس مین مدعیون نے بربنائے وراثت دعوے کیا تہا۔ پس مدعیون کا یہ دعوے تہا کہ واہب اونکا مورث بھی تھا۔ یہ بالکل نہین معلوم ہوتا کہ مدعی علیہم کو ہی ادعائے وراثت و ہبہ کا تہا اس لئے یہ غیر متعلق ہے۔

آئین دکن جلد (۹) صفحہ (۴۰۹) اس مین دعوے کا بربنائے اجارہ تہا۔

آئین دکن جلد (۳) صفحہ ۳۶۶ - اس کے مخالف نظائر ارکان خمسہ اور دیگر اجلاس کاملہ ہین۔

آئین جلد (۴) صفحہ (۴۱۹) یہ نظیر تو بالکل غیر متعلق ہے اس مین فریقین ہندو تہے۔ بیٹے نے باپ کے مقابلہ مین دعوے کیا تہا۔ باپ کو عذر تہا کہ جائداد مکسوبہ ذاتی اوس کی ہے۔ اور مدعی اوسکا بیٹا نہین ہے۔ ہماری رائے کی موید اصول ہے اور نیز نظائر اجلاس کاملہ ارکان ثلاثہ اور خمسہ سے تائید ہوتی ہے۔ لیکن عدالت ماتحت کو عرضی دعوے واپس فرمانا چاہیے تہا کہ دارالقضا مین پیش کیا جائے۔ یہ عدالت ماتحت کی تجویز مین ضرور سہو ہے اس لئے ہم مرافعہ ترمیماً منظور کرتے ہین اور حکم دیتے ہین کہ عرضی دعوے مدعیون کے وکیل کو واپس ہو کہ دارالقضا مین پیش کرین۔ اور بنظر حالات

مقدمہ خرچہ فریقین بذمہ فریقین رکھنا مناسب ہے۔

نگرانی دیوانی

اجلاس متفقہ

باجلاس عالیجناب راے بالمکند صاحب بی۔ اے۔ و
عالیجناب نواب سعد جنگ بہادر بیرسٹرایٹ لا ارکان عدالت

نمبر مقدمہ ۱۳۲۵ ف ۶۲۶
منفصلہ ۱۷ آذر ۱۳۲۶ ف

محمد محمود علیخان وغیرہ — نگرانیخواہان

بنام

حسینی بیگم وغیرہ — طرفثانیان

عدم پیروی۔ اخراج مقدمہ بعدم پیروی بعد وفات مدعی۔ صحیح طریق عمل بعد وفات مدعی۔ لزوم اجرائی نوٹس بتعرض حاضری قائم مقام۔ اخراج عدم پیروی کا اخراج سقوط مقدمہ متصور ہونا۔ چارہ کار اخراج مقدمہ حسب دفعہ ۱۸۸ گشتی نشان (۲) دیوانی ۱۳۰۲ھ۔ جو از صدر در حکم سقوط مقدمہ در حکم بازدائری بوقت واحد۔ میعاد درخواست بازدائری۔ میعاد درخواست بازدائری زیر دفعہ (۱۹۷) گشتی نشان (۲) دیوانی ۱۳۰۲ھ۔ میعاد ساٹھ یوم حسب عدد (۹۵) قانون میعاد سماعت نشان (۳) ۱۳۱۰ ف کا متعلق ہونا درخواست بازدائری۔ ادخال درخواست بازدائری بعد میعاد مقررہ وجہ کافی۔ وجہ کافی عدم پیشی درخواست بین المیعاد نابالغی و جہل قانون کا وجہ کافی متصور ہونا۔ گشتی نشان ۲ دیوانی ۱۳۰۲ھ دفعہ ۱۸۸ و ۱۹۷ قانون میعاد سماعت نشان (۳) ۱۳۱۰ ف دفعہ ۴ و عدد (۹۵)۔

نگرانی نبا راضی تجویز مولوی عبد الکریم صاحب ناظم اول عدالت دیوانی بلدہ مورخہ ۱۴ خورداد ۱۳۲۵ ف شمولہ مثل نشان (۱۳) باتبہ ۱۳۲۴ ف شعر اینکہ بازدائری منظور و مقدمہ نمبر سابق پر بیکر پابندی احکام سابقہ کارروائی ہو۔ قائم مقامی مدعیان و مدعی علیہ نمبر ۲ و اتاہ کی بھی منظور کی گئی ہے۔

ن
محمد محمود عثمانی وغیرہ
بنام
حسینی بیگم وغیرہ

تجویز ہوئی کہ (۱) عدم پیروی اوسوقت کہی جاتی ہے جبکہ مدعی زندہ ہو لیکن جبکہ مدعی واحد کا انتقال ہوچکا ہو اور عدالت کو اوسکا علم ہوگیا ہو تو بجائے مقدمہ کو عدم پیروی میں خارج کرنے کے عدالت کو حسب دفعہ (۱۸۸) گشتی نشان (۲) دیوانی ۱۳۰۲ھ قائم مقامی مدعی متوفی کی حاضری کے واسطے بتعیین مدت مناسب نوٹس جاری کرنا چاہیے اور بصورت عدم حاضری قائم مقام مقدمہ حسب ضابطہ خارج کرنا چاہیے

(۲) جبکہ عدالت نے بعد اطلاع وفات مدعی مقدمہ بعدم پیروی خارج کیا ہو تو ایسا اخراج زیر دفعہ (۱۸۸) گشتی نشان (۲) ۱۳۰۲ھ سمجھا جائے گا اور ایسی صورت میں جو درخواست قائم مقام مدعی کی طرف سے پیش ہوسکتی ہے وہ بروئے دفعہ (۱۹۷) گشتی مذکور ہے۔

(۳) اگر پہلے سے حکم سقوط نالش صادر نہ ہوا ہو تو ایک ہی وقت میں حکم سقوط نالش زیر دفعہ (۱۸۸) گشتی نشان ۲ دیوانی ۱۳۰۲ھ و حکم بازوامری حسب دفعہ (۱۹۷) گشتی مذکور صادر کیا جاسکتا ہے۔

انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد (۵) صفحہ (۱۳۹) و بمبئی جلد (۹) صفحہ (۲۷۵) و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد (۹) صفحہ (۳۶۹) کا حوالہ دیا گیا۔

(۴) گو بروئے دفعہ (۱۹۷) گشتی نشان (۲) ۱۳۰۲ ہجری درخواست بازوامری کی میعاد (۳۰) یوم مقرر تھی لیکن قانون میعاد سماعت نشان (۴) ۱۳۱۳ف بند (۱۵۹) میں اسکو (۶۰) یوم تک وسیع کردیا گیا ہے اور چونکہ قانون میعاد سماعت گشتی کے بعد نافذ ہوا ہے اس لئے میعاد مقررہ قانون میعاد سماعت

محمود علیخاں
بنام
حسینی بیگم

ہی متعلق سمجھی جائے گی۔

(۵) بروئے دفعہ (۵) قانون میعاد سماعت نشان (۹) ۱۳۱۲ف درخواست بازدائری بعد انقضائے میعاد مقررہ وجہ کافی پیش ہونے پر منظور کیجا سکتی ہے اور اس قسم کی درخواستوں کی ناواقفی بھی ایک وجہ کافی ہو سکتی ہے۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد (۲۵) صفحہ (۱۹۶) کا حوالہ دیا گیا۔

(۶) گو قانون کا جہل کوئی امر قابل رعایت نہیں ہے لیکن یہ بھی عدم پیشی درخواست کی وجہ کافی ہو سکتا ہے۔ انڈین لا رپورٹ جلد (۱۳) صفحہ (۲۶۹) کا حوالہ دیا گیا۔

ضروری واقعات تجویز سے ظاہر ہیں

منجانب نگرانی خواہان مولوی محمد غلام اکبر خانصاحب و مولوی مرزا محمود علی بیگ صاحب و مولوی حاجی محمد رفیع صاحب وکلاء۔

منجانب مخالفان منشی چنی لال صاحب وکیل

رائے بالمکند صاحب رکن۔ وکلائے فریقین کی بحث سماعت ہوئی واقعات قابل ذکر یہ ہیں کہ ظہور علی مدعی نے ایک ڈگری محمود علیخان وغیرہ کے نام حاصل کی تھی لیکن عدالت اپیل سے مقدمہ تکمیل تحقیقات کے لئے واپس ہوا۔ ۳۰ آبان سنہ ۱۳۱۲ف کو ظہور علی مدعی کا انتقال ہو گیا۔ اور ۵ اسفندار کو مقدمہ بعدم پیروی حکم مندرجہ ذیل کے ذریعہ سے خارج ہوا۔

"آج مقدمہ پیش ہوا۔ مدعی کو آواز دلائی گئی اصالتاً و وکالتاً غیر حاضر مولوی مجیب اللہ صاحب وکیل منجانب مدعی علیہم حاضر اور بیان کرتے ہیں کہ مدعی کا انتقال ہو گیا ہے۔ حکم ہوا کہ دعوے عدم پیروی میں خارج ہو خرچہ مدعی علیہم ذمہ

محمد محمود علیخان
بنام
حسینی بیگم

مدعی عاید ہو۔ اور مثل داخل دفتر۔"

اس موقعہ پر ایک درخواست کا ذکر کرنا مناسب ہے جو مقدمہ کے اس اخراج کے بعد حسینی بیگم دختر نابالغہ تہور علی کی طرف سے ۲۸ فروری ۱۵ف کو عدالت مین پیش ہوئی تہی۔ یہ درخواست بدین الفاظ تہی "مدعی تہور علی کا ۱۴ آبان ۱۴ف کو انتقال ہوگیا ہے اوس کی ایک دختر نابالغہ مسماۃ حسینی بیگم درخواست گزارہ معمرہ (۷) سالہ ہے وہی اوس کی وارث جائز ہے اور اوس کے سوا کوئی وارث نہین ہے چونکہ جملہ قرابت دار اوس کے مخالف ہین اس لئے کسی کو حق ولایت نہین ہے۔ سائلہ کو مدعی کے قائم مقام بولایت ناظر بنانے کی اجازت صادر فرمائی جاوے۔ اور عرضی دعوے بغرض ترمیم واپس کیا جاوے۔ لہذا استدعا ہے کہ ناظر کی ولایت سے مقدمہ چلانے کی اجازت صادر فرمائی جاوے۔ اور عرضی دعوے بغرض ترمیم واپس فرمایا جاوے مرقوم ۲۸ فروری ۱۵ف

حسینی بیگم نابالغہ بولایت ناظر عدالت [illegible]

اس درخواست پر ۹ خورداد ۱۵ف کو عدالت نے حکم دیا کہ یہ مقدمہ بعدم پیروی خارج ہوا ہے اولاً درخواست بازدارئی پیش ہو تا کہ مقدمہ نمبر پر آسکے اوس کے بعد درخواست قائم مقامی و ترمیم عرضی دعوے پیش کیجاسکتی ہے۔ اس کے بعد ۲۶ فروردی ۲۴ف کو حسینی بیگم و عبدالرحیم دختر و فرزند تہور علی کی طرف سے ایک درخواست پیش ہوئی۔ جس مین یہہ ذکر کیا گیا ہے کہ جبکہ مقدمہ تکمیل تحقیقات کے لئے واپس ہوا تہا اوس کارروائی کے اثناء مین ۳۰ آبان ۱۴ف کو سید تہور علی پدر مدعیان کا انتقال

محمد محمود علی وغیرہ بنام حسینی بیگم

ہوگیا اور ۵ر اسفندار ۱۳۱۵ ف پیشی مقررہ پر مقدمہ بعدم پیروی خارج ہوگیا۔ سائلان اوس وقت نابالغ تھے۔ اس لئے مقدمہ ہذا میں منجانب سائلان کوئی پیروی نہ ہوسکی عبدالرحیم سائل نمبر (۲) اب بھی نابالغ ہے۔ لیکن حسینی بیگم سائلہ نمبر (۱) ۵ر اسفندار ۱۳۲۴ ف کو سن بلوغ کو پہونچی ہے اسلئے درخواست بازدواعری بانسلاک نقل مخرجہ پیش کی جاتی ہے۔ تاریخ اخراج مقدمہ سے اس وقت تک جو زمانہ منقضی ہوا ہے وہ محض سائلان کے عدم بلوغ کی وجہ سے ہوا ہے اور یہ زمانہ قانوناً قابل مجرائی کے ہے لہذا بازدواعری منظور فرماکر مقدمہ نمبر سابق پر لیا جائے۔ طرفثانیان کی طرف سے عذر کیا گیا کہ حسینی بیگم ۶ر اسفندار ۱۳۲۴ ف کے قبل بالغ ہوچکی تھی اور عبدالرحیم کی وراثت سے مدعی علیہم کو انکار ہے۔ اس بنا پر عدالت ابتدائی نے بعد قلمبندی شہادت کے یہ طے کیا کہ عبدالرحیم درخواست گذار فرزند صلبی تہور علی کا ہے۔ اور ۵ر اسفندار ۱۳۲۴ ف تک حسینی بیگم کا نابالغ رہنا بھی ثابت ہے۔ ان امور کے ثابت قرار دینے کے بعد عدالت ابتدائی نے درخواست بازدواعری کو اور اوس کے ساتھ درخواست قایم مقامی سائلان بجائے اون کے پدر تہور علی کے منظور کی۔ اس فیصلہ کی ناراضی سے مدعی علیہم نگرانی کرتے ہیں اور اون کے عذرات حسب ذیل ہیں۔

۱۔ اس مقدمہ میں کوئی درخواست بازدواعری پیش نہیں ہوسکتی تھی اور درخواست پیش شدہ صحیح درخواست بازدواعری بھی نہ تھی۔

۲۔ درخواست فریق ثانی خواہ درخواست بازدواعری خیال کیجائے خواہ درخواست قایم مقامی دونوں صورتوں میں خارج المیعاد ہے اور اس قسم کی درخواستوں کی میعاد میں کوئی توسیع بر بنائے عذر نابالغی کے نہیں کیجاسکتی۔

محمد محمود علیخان
بنام
حسینی بیگم

ہماری رائے مین گو مقدمہ بعدم پیروی خارج ہے لیکن یہ وجہ اخراج کی صحیح نہ تھی۔ عدم پیروی اوس وقت کہی جا سکتی ہے جبکہ پیروی کرنے والا شخص زندہ موجود ہو یہان تو مدعی واحد کا انتقال ہو چکا تہا۔ اور نیز اوس کی اطلاع بہی عدالت ہو چکی تھی چنانچہ حکم اخراج عدم پیروی مین اس واقعہ کی صراحت موجود ہے۔ ایسی صورت مین عدالت کو مناسب تہا کہ بروے دفعہ (۱۸۸) گشتی نشان (۲) دیوانی بابتہ ۱۳۰۲ھ مدعی متوفی کے قایم مقام کی حاضری کیواسطے ایک میعاد مناسب دیتی اگر ایسی مدت مقررہ مین قایم مقام حاضر نہوا ہوتا تو بروے دفعہ (۱۸۸) گشتی نشان (۲) بابتہ ۱۳۰۲ھ عدالت مقدمہ خارج کر سکتی تہی اور مدعا علیہم کا خرچہ متوفی کے متروکہ پر عاید کر سکتی تہی۔ یہان اس تمام کارروائی کرنے کے بجاے عدالت نے تحریر مقدمہ باوجود مدعی واحد کی وفات کی اطلاع کے بعدم پیروی خارج کر دیا اور مدعا علیہم کا خرچہ بھی ذمہ مدعی عاید کیا۔ حالانکہ مدعی وفات پا چکا تھا۔ ایسی صورت مین یہ اخراج بعدم پیروی ہرگز صحیح نہین تہا۔ بلکہ اس کو اخراج زیر دفعہ (۱۸۸) گشتی نشان (۲) بابتہ ۱۳۰۲ھ سمجہنا چاہیے۔ اور ایسی صورت مین جو درخواست قائم مقام مدعی کی طرف سے پیش ہو سکتی ہے وہ بروے دفعہ (۱۹۷) گشتی نشان (۲) دیوانی بابتہ ۱۳۰۲ھ ہے۔

وکیل مدعا علیہم کی یہ بحث ہے کہ درخواست بروے دفعہ (۱۹۷) اوسی وقت پیش ہو سکتی ہے جبکہ اخراج ٹھیک تحت دفعہ (۱۸۸) عمل مین آیا ہو اس مقدمہ کا اخراج بعدم پیروی ہوا ہے اور قبل اوس مدت کے ختم ہو چکی ہوا ہے جس مین مدعی متوفی کا قائم مقام درخواست قائم مقامی پیش کر سکتا تہا۔ ہماری راے مین یہ بحث اہم نہین ہے۔ نظایر مندرجہ حاشیہ مین یہ طے ہوا ہے کہ اس بے ضابطگی کو عدالت اس طرح رفع

انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ
کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۹ صفحہ (۳۶۹)
انڈین لا رپوٹس سلسلہ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۷۵

محمد محمود علیخان بنام حسینی بیگم

کر سکتی ہے کہ اگر پہلے سے حکم سقوط حسب دفعہ (۱۸۴) گشتی نشان (۲) دیوانی بابتہ سنہ ۱۳۰۲ھ صادر نہ ہوا ہو تو ایک ہی وقت مین عدالت حکم سقوط نالش حسب دفعہ (۱۸۴) گشتی نشان (۲) سنہ ۱۳۰۲ھ اور حکم بازدائری نالش حسب دفعہ (۱۹۷) گشتی نشان (۲) دیوانی بابتہ سنہ ۱۳۰۲ھ صادر کر سکتی ہے اور ہم یہ سمجھتے ہین کہ عدالت ماتحت نے جو حکم اس مقدمہ مین دیا ہے اوس سے نشا یہی پیدا ہوتا ہے پس اس بحث سے بھی نگرانی خواہان کو کوئی نفع نہین پہونچ سکتا۔

اس کے بعد دوسری بحث نگرانی خواہان کی یہ ہے کہ خواہ یہ درخواست بازدائری معمولی سمجھی جاوے خواہ بازدائری حسب دفعہ (۱۹۷) گشتی نشان (۲) بابتہ سنہ ۱۳۰۲ھ دونوں صورتوں مین خارج المیعاد ہے۔ کیونکہ دونوں صورتوں مین بازدائری کے واسطے تیس یوم کی میعاد رکھی گئی ہے اور مقدمہ ہذا مین بازدائری (۹) سال کے بعد منظور ہوئی ہے۔ وکیل نگرانی خواہان دکن لا رپورٹ جلد (۲) صفحہ (۲۳۷) سے استدلال کرتے ہین۔ اس مقدمہ مین مدعی کی وفات پانے کے گیارہ سال کے بعد اوس کے قائم مقام نے اپنے تئین قائم مقام مدعی متوفی قرار دی جانے کے واسطے درخواست پیش کی تھی اوس مقدمہ مین یہ طے کیا گیا ہے کہ درخواست خارج المیعاد تھی۔ یہ درخواست گشتی نشان (۲) کے دفعہ (۱۸۷) و دفعہ (۳۹۹) ضابطہ دیوانی قانون نشان (۳) سنہ ۱۳۲۳ف کے بموجب ہو سکتی تھی۔ ہم نے یہ طے کیا ہے کہ جو درخواست قائم مقام مدعی نے پیش کی ہے وہ دفعہ (۱۹۷) گشتی نشان (۲) سنہ ۱۳۰۲ھ (جو مطابق ہے دفعہ (۴۰۳) ضابطہ دیوانی قانون نشان (۳) سنہ ۱۳۲۳ف) کے بموجب ہے پس اس صورت مین ہم کو اس نظیر کے طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہین ہے۔ وکیل نگرانی خواہان نے ایک اور نظیر سکرٹری آف اسٹیٹ ہند بنام جواہر لال مندرجہ دکن لا رپورٹ جلد (۶) نظائر ممالک غیر

محمد محمود علیخان
بنام
حسینی بیگم

صفحہ (۱۹۸) کی نسبت ہماری توجہ دلوائی - اس نظیر مین یہ طے ہوا ہے کہ دفعہ (۵) ایکٹ میعاد سماعت اوس درخواست سے متعلق نہین ہوتی جو بنا بر تبدیل نام رسپانڈنٹ بروے آرڈر (۲۲) قاعدہ (۴) اوس کی وفات کی تاریخ سے چھ ماہ بعد پیش کیجاے - پس درخواست بنا بر تبدیل نام جو بعد انقضاے میعاد سماعت پیش کی گئی ہو اس وجہ سے نامنظور ہونی چاہیے مگر اپیلانٹ کو اختیار رہے کہ بروے آرڈر (۲۲) قاعدہ (۹) صدور حکم سقوط کی درخواست کرے - اور ظاہر کرے کہ وہ کسی کافی وجہ سے نالش کو جاری رکھنے سے رک گیا -

اس مقدمہ مین جو بحث ہے جیسا کہ ہم اوپر ظاہر کر چکے ہین وہ بنا بر تبدیل نام نہین ہے یعنے دوسرے الفاظ مین یہ کہ مدعی کے قائم مقام نے اس مقدمہ مین اپنے تئین قائم مقام قرار دینے کی درخواست نہین کی ہے بلکہ اوس نے اس مقدمہ مین بازدائری یعنے حکم سقوط نالش کی تنسیخ کی درخواست کی ہے اور جیسا کہ اس فیصلہ مین ظاہر کیا گیا ہے - اگر قائم مقام مدعی کوئی وجہ کافی دکھلا سکے کہ کیون وہ نالش کے جاری رکھنے سے ممنوع رہا تو ضرور وہ اس مقدمہ مین کامیاب ہوگا -

ان نظائر سے قطع نظر ہم کو یہ دیکھنا ہے کہ جو درخواست بازدائری حسب دفعہ (۱۹۷) گشتی نشان (۲) بابتہ سنہ ۱۳۰۲ء اس مقدمہ مین پیش ہوئی وہ آیا خارج المیعاد تھی گو دفعہ (۱۹۷) گشتی نشان (۲) سنہ ۱۳۰۲ء مین ایسی درخواستون کے واسطے حکم اخراج سے ایک ماہ کی میعاد دی گئی ہے لیکن بروے مد (۱۵۹) قانون نشان ۱۲ سنہ ۱۳۱۰ف یہ میعاد (۶۰) یوم تک وسیع کر دیگئی ہے چونکہ قانون نشان ۱۲ سنہ ۱۳۱۰ف گشتی نشان ۲ سنہ ۱۳۰۲ کے بعد نافذ ہوا ہے تو یہ سمجھنا چاہیے کہ قانون میعاد سماعت نے میعاد مشرحہ گشتی نشان ۲ کو زیادہ وسیع کر دیا ہے پس ایسی درخواستون کے پیش کرنے کی میعاد بعد نفاذ قانون میعاد سماعت کے (۶۰) یوم سمجھی جاے گی نہ تیس یوم حسب محکومہ

محمد محمود علیخان
بنام
حسینی بیگم

دفعہ (۱۹۶) گشتی نشان (۲) دیوانی سنہ ۱۳۰۲ آس امر کا تصفیہ کرنے کے بعد یہ امر غور طلب ہے کہ آیا عذر نابالغی سے درخواست دفعہ (۱۹۷) گشتی نشان (۲) سنہ ۱۳۰۲ سے میں قایم مقام مدعی فائدہ اوٹھا سکتا ہے۔ دفعہ (۸) قانون میعاد سماعت نشان (۴) سنہ ۱۳۲۱ ف میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ کوئی مرافعہ یا درخواست نظر ثانی یا بازدائری مقدمہ میعاد مقررہ کے بعد بھی منظور کی جائیگی اگر مرافع یا درخواست گذار عدالت کو مطمئن کردے کہ وہ اوس کو بین المیعاد بوجہ کافی پیش نہ کر سکا چونکہ اس مقدمہ میں جو درخواست متنازعہ ہے۔ وہ درخواست بازدائری ہے پس اگر درخواست گذار یہ بتلا سکے کہ وہ اوسکو بین المیعاد بوجہ کافی پیش نہ کر سکا تو وہ اوس میعاد کی مضرت سے جو اوسکی زمانہ نابالغی میں گذری ہے محفوظ رہے گا۔ وکیل نگرانی خواہان کی بحث ہے کہ وجہ کافی مندرجہ دفعہ (۸) میں نابالغی میعاد سے محفوظ رہنے کے لئے وجہ کافی متصور نہیں ہوسکتی اون کی یہ بحث ہے کہ دفعہ (۹) میں نابالغی سے حفاظت کا ذکر کیا گیا ہے لیکن وہ حفاظت صرف دعوے تک محدود رکھی گئی ہے پس یہ ظاہر ہے کہ نابالغی حفاظت میعاد کے لئے صرف دعوے تک کارآمد ہے اور درخواستوں کے لئے کارآمد نہیں ہے ہم کو اس بحث سے اتفاق نہیں ہے وجہ کافی کے الفاظ بہت وسیع ہیں۔ انڈین لا رپورٹس مدراس جلد (۲۵) صفحہ (۱۹۶) میں بنسن صاحب جسٹس نے یہ راے ظاہر فرمائی ہے۔

"وجہ کافی سے ظاہر امر اونہ صرف اون حالات سے ہے جو قانون میں بصراحت واسطے توسیع میعاد کے تسلیم کئے گئے ہیں (مثلاً عدالت کا بند ہونا یا حصول نقل میں وقت کا صرف ہونا یا فریق کا نابالغ یا مجنون ہونا) بلکہ ایسے حالات بھی داخل ہیں جو صریحاً تسلیم نہیں گئے ہیں مگر جو عدالت کو بلحاظ جملہ واقعات مقدمہ کے معقول معلوم ہوں گا"۔

ہمارے راے میں یہ امر عجیب ہوگا کہ جن وجوہ کو قانون نے معافی میعاد کیلئے

محمد محمود علیخان
بنام
حسینی بیگم

موجہ بجز قانون میں منضبط کر دیا ہے وہ تو وجہ کافی کی تعریف سے خارج سمجھے جائیں اور جن امور کا مطلق تعین نہیں ہوا ہو وہ وجہ کافی کی تعریف میں داخل سمجھے جائیں ایک بدیہی امر ہے جو قانون کا جہل کوئی امر قابل رعایت نہیں سمجھا گیا ہے لیکن یہ طے کیا گیا ہے کہ قانون کا جہل بھی وجہ کافی کی تعریف میں داخل ہو سکتا ہے دیکھو انڈین لا رپورٹس سلسلہ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۲۶۹ پس ہماری رائے میں جو عذر نابالغی اعتراض میں کیا گیا ہے وہ ثابت کیا گیا ہے وہ منقطع میعاد درخواست باز دائری کیلئے کار آمد ہے اور درخواست باز دائری خارج کیجانے کے قابل نہیں ہے اور اس عذر کا تصفیہ بھی خلاف نگرانی خواہان کیا جاتا ہے۔

اس موقع پر ہم اوس عذر ابتدائی کا بھی ذکر کرنا چاہتے ہیں جو اس مقدمہ میں طرف ثانی نے کیا تھا۔ وہ یہ کہ مقدمہ ہذا نگرانی نہیں ہو سکتی اور انہوں نے آئین دکن جلد (۱۳) صفحہ (۲۹۴ و ۲۹۹ و ۳۰۲ و ۳۰۶ و ۷۰۹) کا حوالہ دیا تھا۔ ان مقدمات میں نگرانی کی سماعت کرنے سے مطلق انکار نہیں کیا گیا تھا۔ بلکہ یہ طے کیا گیا تھا کہ بلحاظ نگرانی وسعت مداخلت کی ضرورت نہیں ہے۔ گشتی نشان (۲) بابت ۱۳۰۲ف میں نگرانی کی نسبت دفعہ (۳۰) سے اوس دفعہ کی رو سے اوسی مقدمہ میں نگرانی ہو سکتی ہے جس کا مرافعہ مجلس عالیہ عدالت میں نہ ہو سکتا ہو اس مقدمہ میں چونکہ مرافعہ ہو سکتا تھا لہذا یہ بحث کیجا سکتی ہے کہ اس مقدمہ میں نگرانی سماعت ہی نہیں کیجا سکتی تھی لیکن چونکہ واقعات کی بنا پر بھی ہم نگرانی نامنظور کرتے ہیں لہذا نگرانی کے قابل سماعت ہونے کی بحث کا تصفیہ قطعی طور پر اس مقدمہ میں نہیں کرنا چاہتے اور اسلئے بھی کہ وکلا نے اس مسئلہ پر ہمارے سامنے کافی روشنی نہیں ڈالی ہے اور اس کا تصفیہ ہم کسی آئندہ مقدمہ کے لئے اٹھا رکھتے ہیں۔ لہذا

حکم ہوا کہ

نگرانی بہ خرچہ نامنظور۔

نواب مسعود جنگ بہادر رکن۔ مجھے بھی اس تجویز سے اتفاق ہے۔

مرافعہ متفرق دیوانی

عدالت عالیہ

باجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم - اے - ایل ایل بی
بیرسٹر ایٹ لا امیر مجلس و عالیجناب رائے بالمکند صاحب بی - اے -
عالیجناب مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب ارکان

نمبر مقدمہ ۲۵ سنہ ۱۳۲۵ف

نرسیا — مرافع

بنام

بال یکیا وغیرہ — مرافعہ علیہم

منفصلہ ۹ بہمن ۱۳۲۶ف

حکم امتناعی درمیانی - نامنظوری درخواست حکم امتناعی درمیانی - چارہ کار نامنظوری درخواست حکم امتناعی - حکم منظوری یا نامنظوری درخواست حکم امتناعی کا قابل مرافعہ ہونا - جائداد محاصل مقطوعہ کا تعریف جائداد میں داخل ہونا - جائداد ناقابل ڈگری کی حفاظت کے متعلق صدور حکم امتناعی کا عدم جواز - مجموعہ ضابطہ دیوانی سرکار عالی دفعہ (۵۲۴) و (۶۰۵) ضمن (۱۹)۔

تجویز ہوئی کہ (۱) جو حکم زیر دفعہ (۵۲۴) مجموعہ ضابطہ دیوانی سرکار عالی صادر کیا جائے وہ بروئے دفعہ (۶۰۵) ضمن (۱۹) قابل مرافعہ ہے خواہ وہ حکم مشعر منظوری درخواست حکم امتناعی ہو یا مشعر نامنظوری درخواست مذکور ہو۔

(۲) محاصل مقطوعہ بھی ایک جائداد حسب دفعہ (۵۲۴) مجموعہ ضابطہ دیوانی ہے۔

مرافعہ متفرق بنا راضی تجویز ناظم صاحب صدر عدالت صوبہ گلشن آباد میدک مورخہ ۲۰ خورداد سنہ ۱۳۲۵ف مشعر تعمیل نقشانات شخص مشعر اینکہ درخواست نامنظور اور داخل دفتر ہو۔

نرسیا بنام بالمایکا وغیرہ

(۳) جس جائداد کی مدعی کے حق مین بلحاظ اوس کی اسناد علاوہ کے
ڈگری نہین دیجاسکتی اوس کی حفاظت کے متعلق بھی بروے دفعہ ۴۹۲
مجموعہ ضابطہ دیوانی کوئی حکم نہین دیا جاسکتا۔

ضروری واقعات تجویز سے ظاہر ہین

منجانب مرافع مولوی محمد محی الدین علی صاحب وکیل۔

منجانب مرافعہ علیہم مولوی مرزا محمود علی بیگ صاحب وکیل۔

رائے بالمکند صاحب رکن و نواب لطافت جنگ بہادر ممبر مجلس مستقل المرافعے۔ دلائل فریقین کی بحث سماعت ہوئی۔ واقعات قابل ذکر یہ ہین۔ مدعی علیہم نمبر (۲ و ۳) مقدمہ ہذا نے ایک ڈگری زر نقد عدالت ضلع اطراف بلدہ سے مدعی علیہ نمبر (۱) پر حاصل کی اور اوس ڈگری کے اجرا مین مقطوعہ رضاگوڑہ قرق کروایا۔ اوس اجرائی کارروائی مین مدعی مقدمہ ہذا نے (جو مدعی علیہ نمبر ۱ کا بھائی ہے) نصف مقطوعہ مذکور کی نسبت عذرداری کی۔ اس بنا پر کہ مقطوعہ مذکور مدعی کا موروثی ہے اور اوس مین مدعی نصف کا حقدار ہے۔ مدعی کی عذرداری نامنظور ہوئی۔ اوس کے بعد مدعی نے یہ نمبری نالش رجوع کی۔ مدعی نے علاوہ واقعات مندرجہ بالا کے عرضی دعوے مین یہ بھی بیان کیا ہے کہ مقطوعہ متنازعہ کو پدر مدعی نے مدعی علیہ نمبر (۴) کے پاس رہن بالقبض کیا تھا۔ (اور وہ ہنوز اوس جائداد پر مرتہنانہ حق رکھتا ہے)۔ ان واقعات کی بنا پر اس نالش مین مدعی نے استقرار حق نصف مقطوعہ رضاگوڑہ کی نالش کی ہے۔ بعد نالش کے رجوع کرنے کے مدعی نے بدین بیان کہ مدعی علیہم نمبر (۲ و ۳) مقطوعہ رضاگوڑہ کا حصہ بصیغہ اجرا عدالت ضلع اطراف بلدہ سے قرق کروا رہے ہین یہ استدعا کی کہ تا تصفیہ نالش ہذا ایک حکم امتناعی اس بارہ مین صادر کیا جاوے۔ یہ درخواست مدعی کی عدالت ابتدائی نے نامنظور کی اوس کی ناراضی سے مدعی حسبہ متعلقہ مین مرافعہ متفرقہ کرتا ہے۔ عذر ابتدائی

نرسیا
بنام
بال مکند وغیرہ

وکیل طرفثانی یہ ہے کہ بروئے دفعہ (۵۰۱) ضابطہ دیوانی سرکار عالی ضمن (۱۹) حکم نامنظوری درخواست قابل اپیل نہین رکھا گیا ہے ہم کو اس عذر سے اتفاق نہین ہے بروے ضمن مذکور ہر حکم جو بموجب دفعہ (۴۹۱) ضابطہ دیوانی دیا جاوے اوسکا مرافعہ ہوسکتا ہے خواہ وہ حکم منظوری کا ہو یا نامنظوری کا پس یہ عذر ابتدائی نامنظور کیا جاتا ہے۔

اس کے بعد وکیل مدعی مرافع کی یہ بحث ہے کہ اون کی درخواست عدالت ابتدائی مین صدور حکم امتناعی کی نسبت وصول واصلات کی تھی یہ درخواست بروئے دفعہ (۴۹۲) ضابطہ دیوانی سرکار عالی کے تھی۔ اور اوس دفعہ مین الفاظ "نقصان پہونچانا" جو استعمال ہوئے ہین جائداد کے محاصل کے وصول کرنے پر بھی حاوی ہین کیونکہ جائداد کا محاصل سال بسال وصول کرنا ہی جائداد کو نقصان پہونچانا ہے یعنے اوس حد تک مالک جائداد کے حق مین دست اندازی کرنا ہے۔ ہم کو اس بحث سے اتفاق نہین ہے۔ اس نالش مین مدعی نے محض نصف متقطعہ کے استقرار حق کی نالش کی ہے اور جب کبھی دعوے مدعی ڈگری ہو اوس کے حق مین محض متقطعہ کے استقرار حق کی ڈگری صادر کی جاسکے گی مدعی نے نہ متقطعہ کے محاصل کا دعوے کیا ہے نہ کوئی محاصل مدعی کے حق مین اس نالش مین ڈگری کیا جاسکے گا۔ پس جو جائداد اور جائداد کا محاصل ہی تنازعہ نہین ہے اوسکی نسبت [illegible] جائداد بروئے دفعہ ۴۹۲ ضابطہ دیوانی سرکار عالی سے مدعی کے حق مین ڈگری ہی نہین کیجاسکے گی اوس کی حفاظت کے واسطے بروئے دفعہ ۴۹۲ ضابطہ دیوانی کوئی درمیانی حکم کس طرح دیا جاسکتا ہے۔ بنا برین ہماری رائے مین مرافعہ مدعی قابل منظوری کے نہیں ہے۔ لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ مدعی نامنظور ہو۔

مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب رکن ـ مجھکو بھی اتفاق ہے

مرافعہ نمبری ۱ دیوانی

اجلاس منعقدہ

باجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم ـ اے ـ ایل ـ ایل ـ بی ـ بیرسٹرایٹ لا میر مجلس و عالی جناب مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب رکن

نمبر مقدمہ ۲۴۰ سنہ ۱۳۲۵ف
منفصلہ ۹ اردی بہشت سنہ ۱۳۲۶ف

پونم چند — مرافع

بنام

کاموجیل واسدیو سومیا وغیرہ — مرافعہ علیہم

چارہ کار ـ چارہ کار بعد نامنظوری عذرداری ـ نالش نمبری ـ عدم لزوم نالش دخل بعد نامنظوری عذرداری ـ جواز نالش استقرار حق جائداد مقروقہ بعد نامنظوری عذرداری ـ مجموعہ ضابطہ دیوانی سرکار عالی دفعہ (۳۳۰) ـ

تجویز ہوئی کہ بروئے دفعہ (۳۳۰) مجموعہ ضابطہ دیوانی سرکار عالی بعد نامنظوری عذرداری نالش نمبری میں استدعاء دخل لازمی نہیں ہے بلکہ بلحاظ حالات نالش دخل یا محض استقرار حق دائر کی جاسکتی ہے ـ انڈین لارپورٹ بمبئی جلد (۱۶) صفحہ (۶۰۸) و مقدمہ نمبر (۱) ۱۳۲۵ف اجلاس منعقدہ جواہر لعل بنام راجحیند کا حوالہ[1]

مرافعہ بنا راضی تجویز ناظم صاحب صدر عدالت صوبہ ورنگل مورخہ ۱۰ اسفندار سنہ ۱۳۲۵ف مشمولہ مثل نشان (۳۳) بابتہ سنہ ۱۳۲۲ف منجملہ اینکہ مرافعہ منظور ہو فیصلہ عدالت تحت منسوخ ہو بہ نسبت جائداد متدعویہ کے متعلق مدعی مرافع کے حق میں استقرار حق کی ڈگری صادر کیجائی ہو ـ خرچہ بذمہ مرافعہ علیہا عاید کیا جاتا ہے ـ

[1] مطبوعہ دکن لارپورٹ جلد ۷ صفحہ ۴۶۸

بحرم نبید
بنام
کہوندبا ولد آورا

دیا گیا۔ اور تشریح جلد (۷) صفحہ (۴۰۳) و مخزن جلد (۳) صفحہ (۲۴۳) کو ممیز کیا گیا۔

مدعیان (مرافعہ علیہا نمبر ۱ و ۲) نے بمقابلہ مدعی علیہما (مرافع مسمی مرتنجم ولد کشٹیا) عدالت دیوانی ضلع کریمنگر مین دعوے بہ این بیان دائر کیا کہ بہ اجرائے ڈگری مصدرہ عدالت دیوانی ضلع کریمنگر مصدرہ ۲۹ رتیر ۱۳۱۸ف جو بحق مدعی علیہ نمبر (۱) و بمقابلہ مدعی علیہ نمبر (۲) صادر ہوئی تہی مدعی علیہ نمبر (۱) نے چوبینہ مقبوضہ مدعیان واقع موضع ملکرتی اگرہار قرق کرایا۔ مدعیان نے عدالت ضلع مین عذر داری پیش کی جو بوجہ عدم پیشی شہادت خارج ہوئی موضع ملکرتی اگرہار جاگیر مقبوضہ مدعی ہے اور چوبینہ مقبوضہ و مملوکہ مدعیان بلا شرکت غیرے ہے لہذا استقرار حق چوبینہ کی ڈگری صادر فرمائی جائے۔ مدعی علیہ نمبر (۱) کی جانب سے جواب دیا گیا کہ دعوے استقرار حق بلا دعوے دخل و بلا ہدایت سررشتہ انعام ناقابل سماعت ہے۔ چوبینہ مملوکہ و مقبوضہ مدعیان نہین ہے۔ عدالت ابتدائی نے بہ قیام تنقیحات و اخذ ثبوت قرار دیا کہ شہادت پیش شدہ سے چوبینہ ملکی و مقبوضہ مدعیان ثابت نہین ہے نہ بغیر اجازت سررشتہ مال دعوے چل سکتا ہے۔ مدعیان قابض جائداد نہین ہین اسلئے بلا دعوے دخلیابی محض استقرار حق کا دعوے بہی صحیح نہین ہے اور بالآخر دعوے بعدم ثبوت خارج فرمایا۔ جس کی ناراضی سے منجانب مدعیان صدر عدالت صوبہ ورنگل مین مرافعہ کیا گیا اور عدالت موصوف نے بذریعہ تجویز ذیل مرافعہ منظور فرمایا۔

حکم نامہ قرقی مجریہ عدالت پرنچون کی تصدیق ہے کہ چوبینہ مدعی نمبر ا کے قبضہ سے قرق کیا گیا تہا۔ شہادت پیشکردہ مدعیان سے اگرہار کا

پونم چند

بنام

کاموجیلل داسدیو

یہ قبضہ مدعیان ہونا ثابت ہے اور مراسلہ دوم متعلقہ اراضی سے یہ بھی ظاہر ہے کہ برادر مدعی (صاحب تنخب) کے فوت ہونے کے بعد مدعی کا قبضہ رہا اگرہار پر مرتجم کا قبضہ ہونا ثابت نہیں ہے۔ پس یہ امر بخوبی ثابت ہے کہ چوبینہ مدعی کے قبضہ سے قرق ہوا۔ اس وقت اگرہار کی حقیت کی بحث نہیں ہے بلکہ چوبینہ کے متعلق استقرار حق کا دعوے ہے۔ محض استقرار حق کی نالش میں کوئی امر مانع نہیں ہے علاوہ ازین قرقی چوبینہ بلا منظوری سرکار صادر ہوئی حالانکہ معاش مشروط الخدمت کی قرقی کے لئے سرکار کی منظوری ضروری تھی اور جبکہ حکم قرقی ہی صحیح نہ تھا تو چوبینہ ہر طرح واگذاشت ہونے کے قابل ہے اور مدعی اس چوبینہ کے متعلق استقرار حق کی ڈگری پانے کا مستحق ہے۔

تجویز صدر عدالت کی ناراضی سے منجانب مدعی علیہ نمبر (۱) ڈگریدار مجلس عالیہ عدالت میں مرافعہ کیا گیا اور حکام عالیمقام نے حسب ذیل تجویز صادر فرمائی۔

منجانب مرافع مولوی نصیر الدین صاحب و مولوی محمد ملتانی صاحب وکلاء۔

منجانب مرافعہ علیہم پنڈت کیشور راؤ صاحب و پنڈت راگھویندر راؤ صاحب وکلاء۔

نواب نظامت جنگ بہادر میر مجلس و مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب رکن متفق الرائے۔ ایک ڈگری کے اجراء میں کچھ چوبینہ قرق کیا گیا اوس کی نسبت اس مقدمہ کے مدعی نے عذرداری کی جو نامنظور ہوئی اسوجہہ سے اوس کو نمبری نالش کرنی پڑی۔ اوس نے اس بیان سے کہ چوبینہ اسکے قبضہ سے قرق کیا گیا اور وہ خود مالک اگرہار ہے استقرار حق کی ڈگری کی استدعا کی۔ مدعی علیہ ڈگریدار نے

پونم چند
بنام
ناموجی لی وا سید یو

جواب دہی یہ کی کہ چو بینہ مدعی کا مقبوضہ نہیں ہے محض استقرار حق کا دعوے نہیں ہوسکتا اور بلا اجازت سررشتہ مال دعوے قابل سماعت نہیں ہے۔ اہم تنقیحات انہی امور سے متعلق ہیں۔

عدالت ابتدائی نے ان کی نسبت یہ رائے ظاہر کی کہ "شہادت پیش شدہ سے یہ ثابت نہیں ہوسکتا ہے کہ چو بینہ متدعویہ ملکی مدعیان ہے اور مدعیوں کے قبضہ قرق کیا گیا ہے نہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ بدون ہدایت انعام دعوے مدعیوں کی جانب سے ہوسکتا ہے۔ نہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ بلا دخلیابی محض استقرار حق کا دعوے منجانب مدعیان پیش ہوسکتا ہے۔ نہ تعین دعوے صحیح ہونا ثابت ہوا ہو"

اس کے علاوہ عدالت مذکورہ نے یہ بھی لکھا ہے کہ "شہادت پیش شدہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دونوں مدعی اور مدعیوں کے دو بھائی (ایک وینکٹ راماییا دوسرا کشٹیا) تھے انہیں وینکٹ راماییا صاحب منتخب تھا۔ بعد وفات وینکٹ رامیا اس وقت تک کسی کے نام نہ منتخب ہوا نہ سرکار سے کسی کے قبضہ میں جاگیر دی گئی ہے"

ان امور کے لحاظ سے دعوے نامنظور کیا گیا۔ اس کا مرافعہ صدر عدالت میں ہوا۔ اور وہاں سے مدعی کو استقرار حق کی ڈگری ملی۔ صدر عدالت نے اپنے فیصلہ میں تحریر فرمایا ہے کہ حکم نامہ قرقی جو عدالت سے جاری ہوا ہے اوس پر پنچوں کی تصدیق اس امر کی ہے کہ چو بینہ واسدیو سومیاجی کے قبضہ سے قرق کیا گیا ہے۔ مدعی کی جانب سے جو گواہ پیش ہوئے ہیں ان کی شہادت سے بھی ثابت ہے کہ اگرہار مذکور پر واسدیو سومیاجی کا قبضہ ہے مراسلہ دوم تعلقداری نشان ۲۲۳ مورخہ ۱۹ دے ۱۳۲۱ ف سے بھی ظاہر ہے کہ صاحب منتخب یعنے مدعی کے حقیقی بھائی کے فوت ہو جانے کے بعد سے مرافعہ کا قبضہ ہے۔ اس سے اگرہار پر مرحوم کا قبضہ ہونا جو منجانب مدعا علیہ بیان کیا جاتا ہے اس کی تکذیب ہوتی ہے نیز مرحوم کا قبضہ برمنائے فیصلہ صوبہ داری ورنگل مورخہ ۲ شہریور ۔۔ برخاست

پونا سید
بنام
کاموجھلال سید

کردیا گیا پس یہ امر بخوبی ثابت ہے کہ چوبینہ زیر بحث مدعی مرافع کے قبضہ سے قرق کیا گیا اسکے بعد اس عدالت نے یہ طے کیا ہے کہ مدعی مقدمہ ہذا محض استقرار حق کی نالش کر سکتا ہے کیونکہ مجلس عالیہ عدالت نے بمقدمہ مندرجہ تشریح القوانین جلد ہفتم صفحہ ۳۰۴ یہ رائے ظاہر فرمائی ہے کہ جبکہ شخص نالش کے قبضہ سے کوئی جائداد بصیغہ تعمیل مدیون کی ظاہر کر کے قرق کی جائے تو قانوناً اوسکا قبضہ حقیقی باقی رہتا ہے اس لئے وہ محض استقرار حق کی نالش کر سکتا ہے۔

اس کے علاوہ صدر عدالت نے یہ بھی طے کیا ہے کہ چونکہ موضع ملکرتی کی حیثیت ایک جاگیر مشروط الخدمتہ کی ہے اور اوسکا مشروط الخدمت ہونا مراسلہ سوم تعلقداری نشان (۲۲۰) مورخہ ۱۹ رونے ۱۳۲۱ ف سے ثابت ہے اور مشروط الخدمتہ معاش کی ضبطی کی ممانعت مجلس عالیہ عدالت کی گشتی نشان (۲۵) مورخہ ۵ مہر ۱۳۰۹ ف میں موجود ہے ان وجوہ سے اور نیز اسوجہ سے کہ قرقی محاصل جاگیر کے لئے سرکار کی منظوری درکار ہے قرقی چوبینہ ناجائز ہے اور اس بنا پر مدعی کا دعوے ڈگری کیا ہے۔

اس تجویز کے خلاف یہاں مدعی علیہ مرافع کے عذرات مختصراً یہ ہیں کہ جب چوبینہ قرق ہو کر عدالت کے قبضہ میں آگیا تو عذر دار بیدخل ہو گیا پس اوس کو دخل کا دعوے کرنا چاہئے۔ بحالی جاگیر کی کوئی سند نہیں پیش ہوئی اسوجہ سے عطائے سلطانی کی تعریف اوسپر صادق نہیں آتی۔ مدعی کا قبضہ ثابت نہیں ہے اور نہ محض اثبات قبضہ سے بلا ثبوت حقیت استقرار حق کی ڈگری دی جاسکتی ہے۔

ان عذرات پر غور کرنے کے بعد ہماری رائے یہ ہے کہ جبکہ نامنظوری عذر داری کے بعد نمبری نالش کی ضرورت ہو تو بلحاظ حالات مدعی اسکا مجاز ہے کہ دخل کا یا محض استقرار حق کا دعوے کرے۔ گشتی نشان (۲) بابتہ ۱۳۰۲ میں "اثبات حق" کے الفاظ استعمال کئے گئے تھے۔ اور ضابطہ حال کے دفعہ ۲۸۳

پونم چند بنام کاموجی اور دیو

مین یہ حکم ہے کہ وہ فریق جس کے خلاف حکم صادر ہوا ہو جائداد متنازعہ کے متعلق اپنے حقوق قائم کرانے کے لئے نمبری نالش کر سکے گا" انہی امور پر اور نظائر برٹش انڈیا (مندرجہ انڈین لا رپورٹ ۱۹ بمبئی صفحہ ۲۸۴ وغیرہ) پر غور کرنے کے بعد ہم نے حال مین مقدمہ جواہر لال بنام راجچندر وغیرہ نمبر ۱ بابتہ ۱۳۲۵ف منفصلہ جلسہ منعقدہ ۲۶ آبان ۱۳۲۵ف یہ رائے ظاہر کی ہے موجودہ قانون عذرداری نالش نمبری کو محض استقرار حق کی شکل پر محدود نہین کرتا اور نہ اوس سے اسکا لزوم پایا جاتا ہے کہ ہر حال مین دخل کا دعوے کیا جائے۔ اور اس کے قبل کے بھی بعض فیصلے موجود ہین جن مین مجلس عالیہ عدالت نے محض استقرار حق کی نالش ایسی صورتون مین جائز قرار دی ہے اور اس بارہ مین برٹش انڈیا کی ہائی کورٹس کے متعدد فیصلے موجود ہین جنکا حوالہ جناب راے بالمکند صاحب نے مقدمہ مذکور الصدر اپنے فیصلہ مین دیا ہے اور مین بھی اونکا ذکر کیا ہے۔

ایسی حالت مین ناظم صاحب صدر عدالت کا مقدمہ ہذا مین یہ طے کرنا کہ محض استقرار حق کی نالش ہوسکتی ہے قابل اعتراض نہین ہے۔ جس فیصلہ مجلس عالیہ عدالت کا اونہون نے حوالہ دیا ہے اوس مین مین بھی شریک تھا (فیصلہ مندرجہ تشریح القوانین جلد ۱ صفحہ ۴۰۳) اوس مین ترمیم عرضی دعوے کی اجازت دی گئی تا کہ دخل کا دعوے بھی شامل کیا جائے۔ مگر بعض سابقہ فیصلون کی بنا پر اس امر کا اظہار کیا گیا کہ جب کوئی جائداد بصیغہ تعمیل قابض جائداد کے قبضہ سے قرق کی جائے تو قانوناً اوسکا قبضہ باقی رہتا ہے۔ (ملاحظہ ہو مقدمہ مندرجہ مخزن القوانین جلد ۳ صفحہ ۲۲۲) اوس مقدمہ مین دخل کا دعوے شامل کرنے کی ضرورت بہ لحاظ حالات پائی گئی۔ اس وجہ سے ترمیم عرضی دعوے کی اجازت بصیغہ مرافعہ دی گئی۔ پس نہ تو اس طرح عمل کرنے سے یہ قرار دیا جاسکتا ہے کہ دعوے دخل کا قانونی لزوم ہے اور نہ اس رائے کی

پونم چند
بنام
کاموجہل و دیگر

اظہار سے کہ حقیقی قبضہ عذر دار کا باقی رہتا ہے یہ کلیہ قایم کرنا مقصود ہے کہ ہر حال مین صرف استقرار حق کا دعوے کافی ہے - اس فیصلہ کی یہ عبارت خاص توجہ کے قابل ہے "یہ راے اون مقدمات سے نہ ٹہیک متعلق ہے جن مین ڈگریدار شخص ثالث کے قبضہ سے کوئی جائداد مدیون کی جابر کرکے قرق کرائے لیکن یہ امر کسی قدر غور طلب ہے کہ جب ڈگری اوسی جائداد کی متعلق ہو جو قرق کرائی جائے تو اس حالت مین شخص ثالث جسکا ادسیوقت اوس وقت قبضہ ہو بالکل بیدخل ہو جائے گا یا اوس کی بہی وہی حالت رہنے کی جو اوپر بیان کی گئی ہے۔" اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ مختلف صورتون مین فرق کیا گیا ہے اور مقدمہ ہذا مین وہ صورت ہے جس مین یہ قرار دیا جاسکتا ہے کہ حقیقی قبضہ کا باوجود قرقی باقی رہنا تسلیم کیا جاسکتا ہے - اور یہی نتیجہ صدر عدالت نے بہی فیصلہ زیر مرافعہ مین نکالا ہے۔

دوسرے امور جن کی بنا پر صدر عدالت نے دعوے ڈگری کیا ہے اون سے بہی اختلاف کی کوئی قوی وجہ نہین ہے قرقی کے وقت مدعی کا قبضہ ہونا اون وجوہ سے تسلیم کیا جاسکتا ہے جو صدر عدالت نے بیان کئے ہین اور جو بحث معاش مشروط الخدمتہ ہونے کی نسبت اور نیز ضبطی بلا منظوری سرکار ہونے کے متعلق کی ہے وہ بھی بظاہر غیر صحیح نہین ہے - مرافع نے جو عذر بحالی جاگیر وغیرہ کے متعلق کیا ہے وہ قابل لحاظ نہین ہے - بوجود گی اون مراسلات صیغہ مال کے جنکا حوالہ صدر عدالت نے دیا ہے - اس امر پر توجہ کرنے کی ضرورت نہین ہے کہ بحالی معاش کی سند نہیں پیش ہوئی - اس مقدمہ مین اصل حقیت کی بحث نہین ہے جس مین ایسے امور پر غور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے مدعی یہ نہین چاہتا کہ عدالتی تجویز سے اوسکا اصل حق مستحکم کیا جاے - اوسکا دعوے تحت دفعہ د ۳۳۰ ضابطہ دیوانی ہے جسکا منشاء صرف اس قدر ہے کہ جائداد مقروقہ کی نسبت اوسکا حق جس کسی بنا پر بہی

وہ مبنی ہو) بہ نسبت فارق کے اور مدیون ڈگری کے حق کے مرجح تسلیم کیا جائے اس کے لئے ہم نہیں سمجھتے کہ اس وقت ان امور پر غور کرنے کی ضرورت ہے جبکہ سرکار بصیغہ مال بوقت بحالی معاش غور کرتی ہے۔ یہاں یہ بالکل کافی ہے کہ مرتہن اوس معاش پر جسکا ایک جز وجائداد مفروقہ ہے سرکار کی منظوری یا اجازت یا بعدم اعتراض کی بناء پر قابض ہے۔ جیسا کہ صیغہ مال کی تحریرات سے ثابت ہوتا ہے۔

ان تمام وجوہ سے ہم مرافعہ مع خرچہ نامنظور کرکے صدر عدالت کی تجویز کو بحال رکھتے ہیں۔

مرافعہ نمبری دیوانی

جلد متفقہ

باجلاس عالیجناب رائے بالمکند صاحب بی۔ اے۔ و عالیجناب مولوی سید محمد غلام جبار صاحب ارکان

کیسر چند وغیرہ — مرافعان

بنام

گوبند داو وغیرہ — مرافعہ علیہم

مانع تقریر مخالف۔ عارضہ مانع تقریر مخالف۔ عدم جواز انکار مرتہن از حقیت راہن بتاریخ رہن۔ قانون شہادت سرکار عالی دفعہ ۹۳)۔

تجویز ہوئی کہ حسب دفعہ (۹۳) قانون شہادت سرکار عالی مرتہن یا قائم مقام مرتہن کو بعد رہن یہ کہنے کا حق نہیں ہے کہ

مرافعہ بنا راضی تجویز نواب سعد جنگ بہادر ناظم صدر عدالت صوبہ گلبرگہ شریف مورخہ ۱۸ آبان ۱۳۲۴ف مشمولہ مثل نشان ۲۲ مشعر اینکہ مرافعہ مع خرچہ منظور بہ تجویز تحت منسوخ دعوے مدعیان بقدر ۳۰۳ ... ۱۳۲۴ف

بابت مقدمہ ... بنام ... تجویز ہوئی ... نمبر مقدمہ ۱۲۳ سنہ ۱۳۲۵ف منفصلہ ... ۱۳۲۶ف

کیسر سنگھ بنام گوبندا

تاریخ رہن تک جائداد مرہونہ میں راہن استحقاق نہ رکھتا تھا گو وہ یہ بحث کر سکتا ہے کہ بعد رہن استحقاق راہن کسی وجہ سے ساقط ہو گیا اور اس لئے اسکا حق انفکاک بھی نہ ابل ہو گیا آگرہ ہائی کورٹ رپورٹ جلد (۳) صفحہ (۱۴۳) و انڈین کیسیس جلد (۲۰۹) صفحہ (۷۲۶) و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد (۱۰۵) صفحہ (۳۲۹) و الہ آباد ویکلی نوٹس بابۃ ۱۹۲۶ء کا حوالہ دیا گیا۔

ضروری واقعات تجویز سے ظاہر ہیں

منجانب مرافعان پنڈت کشور راؤ صاحب وکیل۔
منجانب مرافعہ علیہم نمبر (۵) مادھو راؤ صاحب وکیل
مرافعہ علیہم نمبر ا تا ۴ غیر حاضر۔

رائے بالمکند صاحب و مولوی سید محمد غلام جبار صاحب ارکان متفق الرائے۔ وکلائے فریقین کی بحث سماعت ہوئی۔ اس مقدمہ میں نمبر (۳۴) اور نمبر (۳۷) اور نمبر (۱۲ و ۱۳ و ۶۵) اراضیات کے متعلق مدعیان کا دعوے تھا۔ عدالت ابتدائی نے دعوے مدعیان کلیتاً ڈگری کیا۔ عدالت مرافعہ اولے نے صرف اراضیات نمبر (۳۴ و ۳۷) کی نسبت دعوے مدعیان خارج کیا۔ اور باقی جز و فیصلہ عدالت ابتدائی بحق مدعیان بحال رہا۔ اب مدعیان کا مرافعہ جلسہ متفقہ میں گو سہواً پورے مقدمہ کی نسبت تھا لیکن جیسا کہ وکیل مرافعان نے تسلیم کیا۔ ہمارے سامنے بحث صرف اراضیات نمبر (۳۴ و ۳۷) کی نسبت ہے واقعات قابل ذکر یہ ہیں کہ ایک شخص اننتا ان اراضیات کا پٹہ دار تھا اوس نے ۱۳ شعبان ۱۲۹۳ھ مطابق (۱۲۸۶ف) کو یہ اراضیات بحق راما منتقل کر دیں راما نے جو مدعی علیہ نمبر (۱) مقدمہ ہذا کا باپ ہے ان اراضیات کو منگی رام پدر مدعی علیہ نمبر (۲) کے پاس ۶ شہریور ۱۳۰۱ف کو رہن بالقبض کیا۔ اور پھر راما نے ۲۰ مہر ۱۳۰۱ف کو یہ ہی

اراضیات رگھوناتھ مورث مدعیان مقدمہ ہذا کے ہاتھ بیع کر دین گویا راما نے مورث مدعیان کے حق مین حق انفکاک (جو بعد اس رہن کے جو اوس نے بحق پدر مدعی علیہ نمبر ۲ کی تھی) منتقل کیا۔ مدعی علیہ نمبر (۵) نے منگنی رام سے ان ہی اراضیات کو خرید ا ہے اس وجہ سے وہ فریق مقدمہ کیا گیا ہے۔ دعوے مدعیان ان واقعات کی بنا پر انفکاک اوس رہن کا تھا جو راما اون کے پیشرو حق نے بحق منگنی رام کیا تھا۔ مدعی علیہ نمبر (۱) نے دعوے مدعیان سے اقبال کیا۔ مدعی علیہ نمبر (۲) نے جو فرزند منگنی رام ہے نہ صرف معاملت رہن سے جو منگنی رام کے حق مین ہوئی تھی لاعلمی ظاہر کی بلکہ یہ عذر بھی کیا کہ راما جس سے مورث مدعیان نے زمینات خریدین ہین ان اراضیات کا مالک ہی نہ تھا۔ دراصل ان اراضیات کا مالک اننتا تھا اور اوس نے بذریعہ بیعنامہ رجسٹری شدہ سنہ ۱۳۰۱ ف مین یہ اراضیات منگنی رام پدر مدعی علیہ نمبر (۲) کے ہاتھ فروخت کین۔ اس مقدمہ مین راما کا ۷ شہریور سنہ ۱۳۰۰ ف کو ان اراضیات کا رہن رکھنا بخوبی ثابت ہے۔ یہ رہن نامہ رجسٹری شدہ ہے شہادت سے ثابت ہے۔ علاوہ برین بمقدمہ عذر داری چھنگو بائی زوجہ منگنی رام یہ معاملت رہن بخوبی ثابت ہو چکی ہے اس کے واقعات یہ ہین کہ رگھوناتھ مورث مدعیان نے ایک ڈگری زر نقد کی بمقابلہ راما حاصل کی تھی اوس مین ان ہی اراضیات کو قرق کروایا تھا۔ بعد اوس قرقی کے چھنگو بائی زوجہ منگنی رام نے عذر داری کی تھی اوس عذر داری کا تصفیہ ۱۴ اردے سنہ ۱۳۰۲ ف کو ہوا۔ اور اوس مین یہ ثابت قرار دیا گیا کہ راما نے بحق منگنی رام ۶ شہریور سنہ ۱۳۰۰ ف کو یہ ہی جائداد رہن کی تھی۔ پس ان واقعات کی بنا پر راما کی طرف سے ان ہی اراضیات کا بحق منگنی رام ۷ شہریور سنہ ۱۳۰۰ ف کو رہن کیا جانا بخوبی ثابت ہے۔ مدعی علیہ نمبر (۲) کو اس سے بھی انکار تھا کہ اننتا نے ۱۴ شعبان سنہ ۹۳ ہجری کو بحق راما ان اراضیات

منتقل کیا تہا۔ مدعیان کی طرف سے یہ بیعنامہ پیش ہوا ہے اور وہ تیئیس (۲۳) سال کے قبل کے عرصہ کا ہے۔ یہ بیعنامہ کاغذ مہور پر ہے اور اوس زمانہ کے قاعدہ کے بموجب تحصیلدار نے اوس کی تصدیق کی ہے جو بمنزلہ رجسٹری کے ہے اس بیعنامہ کا کاغذ ۱۳ ار شعبان سنہ ۹۳ھ کو اوسی روز جس روز وہ دستاویز ہوئی خرید اگیا ہے۔ خرید ار اوس کا انغنا ہے اوس نے اپنی ذات کے واسطے اور رہست کی نسبت اقرار نامہ لکھنے کے واسطے خرید ا ہے۔ اور ۱۳ ار شعبان سنہ ۹۳ھ کو کاغذ خرید اگیا ہے اوسی روز دستاویز کی تکمیل ہوئی ہے اور ۱۴ ار شعبان سنہ ۹۳ھ کو دستاویز کی تصدیق (رجسٹری) ہوئی ہے۔ علاوہ بریں اس بیعنامہ کی تائید مین دو گواہ پیش ہوے ہین۔ ان حالات مین یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ بیعنامہ بخوبی ثابت ہے۔

وکیل مدعیان مرافعان کی بحث اس مقدمہ مین دو طرح سے ہے۔ ایک بحث مرافعان کی یہ ہے کہ مدعیان قائم مقامان راما کے ہین اور اون کو بقائم مقامی راما بمقابلہ مدعی علیہ نمبر (۲) الحق انفکاک رہن حاصل ہے جبکہ یہ ثابت ہے کہ راما نے ۶ شہریور سنہ ۱۳۰۰ف کو بحق منگنی رام جائداد رہن کی تو مدعی علیہ نمبر (۲) جو قائم مقام مرتہن ہے اور مدعی علیہ نمبر (۵) جس نے اپنی حقیت مدعی علیہ نمبر (۲) سے حاصل کی ہے یہ بحث نہین کر سکتے کہ جبکہ راما نے ۶ شہریور سنہ ۱۳۰۰ف کو منگنی رام کے پاس جائداد رہن رکھی تہی راما کو اوسوقت جائداد مین استحقاق حاصل نہ تہا۔ دوسری بحث مدعیان کی یہ ہے کہ انغنا نے بحق راما ۱۳ ار شعبان سنہ ۹۳ھ کو ان اراضیات کا بیعنامہ کر دیا تہا۔ جبکہ انغنا ۱۳ ار شعبان سنہ ۹۳ھ (سنہ ۱۲۸۶ف) کو بحق راما یہ اراضیات منتقل کر چکا تہا تو اوس کو سنہ ۱۳۰۱ف مین کوئی حق ان اراضیات کو بید مدعی علیہ نمبر (۲) کے نام منتقل کرنیکا باقی نہین رہا تہا۔ بوقت سماعت بحث صرف مدعی علیہ مرافعہ علیہ نمبر (۵) کیشو راؤ ہمارے سامنے حاضر تہا جس نے کہ یہ اراضیات جیسا کہ اوپر ذکر

کیسرچند بنام گوسیندا

کیا گیا ہے۔ منگنی رام سے خریدی ہے۔ بقیہ مدعی علیہم مرافعہ علیہم غیر حاضر رہے
ہم کو منجملہ مرافعہ علیہم کے صرف کیشوراؤ کے وکیل کی بحث کی سماعت کا موقع ملا
اور یہ ظاہر ہے کہ اس مقدمہ مین کیشوراؤ کا حق تمام تر تابع منگنی رام کے
حق کے ہے جسکا فرزند دولت رام مدعی علیہ نمبر (۲) ہے۔ وکیل کیشوراؤ
نے اس امر پر زور دیا کہ اگر بیعنامہ ۱۳ ار شعبان سنہ ۹۳ھ منجانب انتنا بحق
راما ثابت بھی قرار دیا جائے تاہم راما نے ان ہی اراضیات کو منگنی رام سے
سن ۱۳۱۱ و سن ۱۳۱۲ف مین کاشت کے لئے لیا ہے اور قبولیتین لکھدی ہین۔
اون قبولیتون مین اوس نے اپنے حق سے درگزر کیا ہے۔ ایسی حالت مین
اگر کوئی بیعنامہ بحق راما ہوا بھی تھا تو وہ اس سے باطل ہو جاتا ہے۔ ہم کو اس
رائے سے اتفاق نہین ہے۔ سن ۱۳۱۱ف کی قبولیت مین راما نے صاف طور پر
یہ ذکر کر دیا ہے کہ ان اراضیات کی کارروائی صیغہ مال مین جاری ہے
ان الفاظ سے یہ بھی منشاء نکلتا ہے کہ راما اوس عذرداری کا ذکر کرتا ہے
جو اس نے محکمہ مال مین کی تھی اور ان الفاظ سے بجائے اس کے کہ مدعی علیہم کی
بحث کی تائید ہوتی ہو مدعیون کی بحث کی تائید ہوتی ہے۔ دوسری قبولیت مین بھی
کوئی ایسے الفاظ نہین ہین جن سے راما کا اپنے حق سے درگزر کرنا ظاہر ہوتا ہو
برخلاف اس کے تحصیلدار تعلقہ واسی کے فیصلہ مورخہ ۲۵ مہر سن ۱۳۰۲ف کی
ملاحظہ سے ظاہر ہے کہ راما نے نہ صرف ان اراضیات کی نسبت تبدیل پٹہ کی
کارروائی مین عذرداری کی تھی بلکہ اوس عذرداری مین بیعنامہ ۱۳ ار شعبان
سنہ ۹۳ھ پیش بھی کیا تھا۔ اور اوس کو بخوبی ثابت بھی کیا تھا۔ پس ہماری رائے
مین وکیل کیشوراؤ کی بحث مین کوئی قوت نہین ہے جبکہ انتنا نے ۱۳ ار شعبان
سنہ ۹۳ھ کو ان اراضیات کو راما کے ہاتھ منتقل کر دیا تو پھر سن ۱۳۰۱ف مین
انتنا کو کوئی حق ان اراضیات کے پدر مدعی علیہ نمبر (۲) کے نام منتقل کرنیکا
حق باقی نہین رہا تھا۔ اگر اوس نے کوئی بیعنامہ پدر مدعی علیہ نمبر (۲) کے نام

کیسر چند بنام گوبندا

کردیا تو اوس بیعنامہ کی بنا پر پدر مدعی علیہ نمبر (۲) کو ان اراضیات کی نسبت کوئی حق حاصل نہین ہوا۔ لہذا اس بنا پر دعوے مدعیان ڈگری ہونے کے قابل ہے۔ دوسری بحث وکیل مدعیان کی بہی بالکل صحیح ہے جو اونہون نے بحوالہ دفعہ (۹۲) قانون شہادت سرکار عالی کی ہے کہ جبکہ منگنی رام نے سنہ ۱۳۰۰ف مین اس جائداد کو راما سے بطور رہن بالقبض لیا ہے تو بحیثیت مرتہن کے منگنی رام یا اوس کے قایم مقامان حقیت کو یہ کہنے کا حق نہین ہے کہ جبکہ سنہ ۱۳۰۰ف مین اوس نے راما سے جائداد رہن لی تہی اوسوقت راما اوس جائداد اوپر استحقاق نہین رکھتا تہا۔ دیکہو آگرہ ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۴۲۔ انڈین کیس جلد (۲۵) صفحہ ۷۶۱ نیز دیکہو انڈین لارپورٹس الہ آباد جلد (۱۸) صفحہ (۳۲۹) و الہ آباد ویکلی نوٹس بابتہ ۱۸۹۶ء صفحہ (۹۰)۔ مرتہن یہ بحث کرسکتا ہے کہ رہن کے بعد کسی تاریخ مابعد مین راہن کا حق جائداد سے ساقط ہوگیا ہے اور اس طرح اوس کو انفکاک جائداد کا حق باقی نہین رہا۔ لیکن مرتہن یہ نہین کہہ سکتا کہ تاریخ رہن پر راہن جائداد مرہونہ مین استحقاق نہین رکھتا تہا۔ اس کے بعد وکیل مرافعہ علیہ نمبر (۵) نے یہ بحث کی کہ دعوے مدعیان مین تمادی عارض ہے۔ اونکی یہ بحث تہی کہ مدعیان کا دعوے دخل جائداد کا ہے اس سے میعاد عارض ہے۔ ہماری راے مین دعوے انفکاک رہن کا ہے۔ وکیل کیشو راو نے یہ تسلیم کیا کہ اگر دعوے انفکاک رہن کا ہے تو اس جزو کی نسبت میعاد کی بحث باقی نہین رہتی۔ استقرار کرایا نے پٹہ کے جزو کی نسبت وکیل مدعیان کہتے ہین کہ ہم اس جزو دعوے سے دست بردار ہین اسوجہ عدالت کو اس جزو دعوے کی نسبت میعاد کے مسئلہ کے نسبت تصفیہ کرنیکی ضرورت نہین ہے لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ مدعیان معہ خرچہ صرف بقدر اراضیات نمبر (۳۴۲) و (۳۰۷) منظور ہو۔ اھ

فیصلہ صدر عدالت منسوخ - حسب فیصلہ عدالت ابتدائی مدعیان کے حق میں اراضیات نمبر (۳۴ و ۳۷) کے انفکاک کی ڈگری دیجاتی ہے - ان اراضیات کی نسبت استقرار کرایا نے پٹہ کی استدعا نامنظور کی جاتی ہے -

نگرانی دیوانی

جلسۂ متفقہ

باجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم - اے - ایل - ایل - بی - بیرسٹرایٹ لا میر مجلس و عالی جناب مولوی سید محمد غلام جبار صاحب رکن

نمبر مقدمہ ۲۳۴ [illegible] ۱۳۲۵ف

دینا ناتھ　　نگر انیخواہ

(مدعی)

بنام

منفصلہ

ہیرامن　　طرفثانی

(مدعی علیہ)

۱۵ اردیبہشت ۱۳۲۶ف

نگرانی - وجوہ نگرانی - نگرانی بعد نامنظوری مرافعہ ثالث قبل ترمیم ضابطہ - عدم جواز دست اندازی بصیغہ نگرانی بلاموجودگی وجوہ مندرجہ دفعہ (۶۱۵) ضابطہ دیوانی سرکار عالی - مجموعہ ضابطہ دیوانی سرکار عالی دفعہ ۶۱۵ -

تجویز ہوئی - ہائیکورٹ بصیغہ نگرانی صرف انہی وجوہ کی بناپر دست اندازی کرسکتی ہے جو دفعہ (۶۱۵) مجموعہ ضابطہ دیوانی میں مذکور ہیں - محض یہ امر قبل ترمیم ضابطہ دیوانی مرافعہ ثالث نامنظور ہوچکا تھا کوئی وجہ نگرانی کی نہیں ہے -

اغراض مقدمہ ہذا کے لئے رپورٹ ضروری نہیں ہے

نگرانی بنا بر اضی تجویز ناظم صدر عدالت صوبہ اورنگ آباد مورخہ ۱۵ ار شہریور ۱۳۲۳ف مشمولہ مثل مقدمہ نمبر [illegible] سنہ ۱۳۲۲ف مشترانیکہ مرافعہ نامنظور - خرچہ عدالت فریق ثانی کو دلایا جائے -

دینا ناتھ بنام امیر النسا

منجانب نگرانی خواہان پنڈت کیشو راؤ صاحب وکیل
نگرانی علیہ غیر حاضر۔

نواب نظامت جنگ بہادر ممبر مجلس۔ چونکہ قبل ترمیم ضابطہ دیوانی مرافعہ ثالث نہیں ہوسکتا تھا۔ اور مرافعہ پیش شدہ نامنظور رہچکا تھا۔ اسوجہ سے یہ نگرانی کی درخواست پیش کی گئی۔ اس سے وکیل نگرانی خواہ کو اعتراف ہے۔ لیکن ہماری رائے میں محض یہ وجہ تو نگرانی کے لئے کافی نہیں ہوسکتی کہ مرافعہ نہیں ہوسکتا۔ نگرانی کے وجوہ ہمیشہ خاص قسم کے ہوا کرتے ہیں۔ جنکا ذکر دفعہ (۶۲) ضابطہ دیوانی میں کیا گیا ہے جب کسی عدالت ماتحت نے ایسا اختیار استعمال کیا ہو جو اوس کو قانوناً حاصل نہ ہو یا ایسے اختیار کی استعمال سے انکار کیا ہو جو اوس کو حاصل ہو یا اپنے اختیار کا استعمال خلاف قانون کیا ہو یا کوئی اہم غلطی کی ہو تب ہی عدالت عالیہ اپنے اختیار نگرانی کو کام میں لائے گی۔

یہاں ان میں سے کوئی بھی صورت پیدا نہیں ہے۔ غالباً وکیل نگرانی خواہ کا منشا یہ ہے کہ اہم غلطی یہ ہے کہ شہادت ناکافی کی بناء پر رائے قائم کی گئی ہے۔ اس کو تسلیم کرنے پر بھی آمادہ نہیں ہیں۔ روئداد موجودہ پر سے قرائن کی بناء پر رائے قائم کی ہے جو ممکن ہے کہ غلط ہو لیکن اوس پر کوئی قانونی اعتراض عائد نہیں ہوتا۔ ان وجوہ سے ہم درخواست نگرانی کو نامنظور کرتے ہیں۔

مولوی سید محمد غلام جبار صاحب رکن۔ اس مقدمہ میں ہم اس وجہ سے کوئی وجہ دست اندازی کی بصیغہ نگرانی نہیں پاتے کہ ہم کو بلحاظ دفعہ (۶۲) ضابطہ دیوانی کارخانہ نہیں بتلایا جاتا کہ عدالت ہائے اپیل ماتحت نے کوئی ایسا امر کیا ہے کہ جسکا اون کو اختیار نہ تھا یا اونہوں نے کسی ایسے امر کو جس کا اون کو اختیار تھا استعمال نہیں کیا۔ کوئی اہم غلطی خلاف قانون بھی نہیں پائی جاتی۔ عدالت ہائے اپیل ماتحت نے محض فیصلہ عدالت فوجداری کی بناء پر فیصلہ

نہین کیا جس کے ذریعہ سے استغاثہ خارج ہوا تھا۔ بلکہ اور روئداد مثل اور کاغذات موجودہ مثل پر فیصلہ کو مبنی کیا ہے۔ اور مدعی نے بحیثیت گواہ مدعی علیہ بھی شہادت دی ہے کہ استغاثہ جھوٹا تھا۔ بہر حال اختیارات نگرانی کو جن حالات مین ہم کو کام مین لانا چاہئے وہ یہان موجود نہین ہین اور ہم نگرانی نامنظور کرتے ہین۔

نگرانی دیوانی

عدالت منقعہ

باجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ بیرسٹر ایٹ لا میر مجلس و عالیجناب مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب رکن

نگرانیخواہ گنگو ساہو

بنام

طرفثانیان سیو ناساد وغیرہ

چارہ کار۔ تجویز ثانی۔ جواز درخواست تجویز ثانی بجائے باز دائری۔ تجویز ہوئی کہ ایسی صورتوں مین جہان باز دائری کا موقع ہو درخواست تجویز ثانی ممنوع نہین ہے۔ عدالت کو درخواست پیش شدہ کے متعلق حسب دفعہ (۶۱۶) ضابطہ دیوانی یہ طے کرنا چاہئے کہ کوئی وجہ تجویز ثانی کے موجود ہین یا نہین۔

نمبر مقدمہ ۹۵ سنہ ۱۳۲۵ ف

منفصلہ ۱۶ فروردی سنہ ۱۳۲۶ ف

نگرانی بنا راضی حکم مولوی محمد نعمت اللہ خان صاحب منصف تعلقات سنگوی وغیرہ مصدرہ ۱۵ فروردی سنہ ۱۳۲۵ ف مشمولہ مثل نشان ۲۳ سنہ ۱۳۲۵ ف مشعر انیکہ درخواست نامنظور۔ خرچہ مدعا علیہ نمبر (۱) ذمہ درخواست گزار عائد ہو۔

گنوسا بنام سوناسا

تشریح جلد (۱۰) صفحہ (۲۹۹) و مقدمہ نمبر (۵۶۵) بابتہ ۱۳۲۵ف
بنسپا بنام محمد اکبر منفصلہ ۱۲ اسفندار ۱۳۲۵ف کی تقلید کی گئی۔

عدالت منصفی تعلقہ منگولی سے دعوے مدعی بعدم پیروی خارج ہوا۔ مدعی نے حکم اخراج کی تجویز ثانی کی درخواست پیش کی جس کو عدالت نے بایں تجویز نامنظور فرمایا کہ مقدمہ بعدم پیروی خارج ہوا تھا جس کا صحیح چارہ کار بازدائری تھا درخواست تجویز ثانی نہیں ہوسکتی۔ تجویز بالا کی ناراضی سے مدعی نے بایں عذر کہ ابتدائی اخراج بعدم پیروی صحیح نہ تھا تاریخ پیشی تحریری ثبوت پیش کرنے کے لئے مقرر ہے ایسی حالتیں اگر مدعی نے ثبوت پیش نہیں کیا تھا یا وہ غیر حاضر تھا تو یہی سمجھا جائیگا کہ مقدمہ بعدم ثبوت خارج ہوا جس کی تجویز ثانی جائز ہے۔ درخواست نگرانی مجلس عالیہ عدالت میں پیش کی۔

منجانب نگرانی خواہ مسٹر وینکو بانتہ راؤ صاحب وکیل۔

طرف ثانیان غیر حاضر۔

حکام عالیمقام نے حسب ذیل تجویز صادر فرمائی

نواب نظامت جنگ بہادر میر مجلس و مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب رکن کا متفق الرائے۔ تجویز یہ ہوئی ہے کہ بازدائر صحیح چارہ کار تھا۔ تجویز ثانی نہیں ہوسکتی۔ اس تجویز کی نگرانی اس عذر سے چاہی جاتی ہے کہ عدم تقدیم ثبوت کی وجہ سے مقدمہ خارج ہوا تھا۔ عدم پیروی کی صورت نہیں تھی۔ اسوجہ سے بازدائر کا موقع نہیں ہے۔ تجویز ثانی ہوسکتی ہے۔ مجلس عالیہ عدالت نے مقدمات مندرجہ ذیل میں طے کر دیا ہے کہ جہاں بازدائر کی صورت ہو وہاں بھی تجویز ثانی ممنوع نہیں ہے۔

۱؎ مطبوعہ دکن لارپورٹ جلد (۷) صفحہ (۲۴۳)۔

مقدمہ مندرجہ تشریح القوانین جلد (۱۰) صفحہ (۲۹۹) مقدمہ نمبر (۱۶۹۵) بابتہ ۱۳۲۵ف منفصلہ ۴ شہریور ۱۳۲۵ف ہنمپا بنام محمد اکبر وغیرہ - ایسی حالت میں تجویز زیر نگرانی قابل بحالی نہیں ہے - عدالت ماتحت کو چاہئے تھا کہ عذرات پر غور کرکے یہ تجویز کرتی کہ تجویز ثانی کے لئے حسب منشاء دفعہ (۶۲۳) ضابطہ دیوانی کوئی وجہ موجود ہے یا نہیں -

حکم صادر ہوا

تجویز زیر نگرانی منسوخ - درخواست تجویز ثانی کا حسب ضابطہ فیصلہ کیا جائے -

مرافعہ متفرق دیوانی

حلقہ متفقہ

باجلاس عالیجناب نواب سعد جنگ بہادر بیرسٹر ایٹ لا و عالیجناب مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب ارکان

نمبر مقدمہ ۵۵ سنہ ۱۳۲۵ف منفصلہ ۱۶ اردی بہشت ۱۳۲۶ف

انندراؤ وغیرہ — مرافعان

بنام

آپاراؤ — مرافعہ علیہ

مرافعہ - مرافعہ متفرق - مرافعہ متفرق بنا راضی حکم واپسی مقدمہ - عدم جواز مرافعہ متفرق بنا راضی حکم واپسی مقدمہ زیر دفعہ (۵۸۷) ضابطہ دیوانی - مجموعہ ضابطہ دیوانی سرکار عالی دفعات ۵۸۷ و ۵۸۸ ضمن (۲۹) -

تجویز ہوئی کہ احکام واپسی مقدمہ مصدرہ زیر دفعہ (۵۸۷)

مرافعہ متفرق بنا راضی تجویز مولوی ابراہیم علی صاحب ناظم صدر عدالت پائیگاہ نواب سروقار الامراء مرحوم مورخہ ۲۷ امرداد ۱۳۲۵ف مشمولہ مثل نشان (۱۳) ۲۵ف مشعر اینکہ اپیل منظور - مقدمہ تکمیل تحقیقات کے لئے عدالت ابتدائی میں واپس - خرچہ نتیجہ آخیر پر منحصر رہے -

ہنسلہ
بنام
آپاراؤ

مجموعہ ضابطہ دیوانی سرکار عالی کا مرافعہ متفرق تحت دفعہ (۶۰۵) ضمن (۲۹) جائز نہین ہے۔

مدعی علیہا (مرافعخان) مدعی (مرافعہ علیہ) کے حقیقی بھتیجہ ہین۔ مدعی نے عدالت دیوانی منصفی البلدہ علاقہ پائیگاہ نواب سر وقار الامراء مرحوم مین بمقابلہ مدعی علیہما دعوے باین بیان دائر کیا کہ مدعی پدر مدعی علیہما سے علیحدہ ہوگیا تہا بعد تقسیم اس نے اراضی متدعویہ پیدا کی جسکا پٹہ اس کے نام ہے اور عرصہ تک اسپر قابض رہا ۱۳۱۱ ف مین مدعی نے بہ تعلق برادری وس سال کے لئے پدر مدعی علیہما کو سرکاری محاصل پر اراضی متدعویہ دی تہی۔ باوجود انقضائے مدت مدعی علیہم نے قبضہ دینے سے انکار کیا لہذا دخل دلایا جائے۔ منجانب مدعی علیہما جواب دیا گیا کہ اراضی مکسوبہ مدعی نہین ہے بلکہ موروثی ہے بوجہ کارندیت پٹہ مدعی علیہ کے نام ہے اراضی متنازعہ تقسیماً بہ حصہ مدعی علیہما آئی ہے دیگر اراضیات مین مدعی علیہما کا حصہ ہے محض پریشان کرنے کی غرض سے دعوے دائر کیا گیا ہے۔

عدالت ابتدائی نے بہ قیام تنقیحات واخذ ثبوت دعوے مدعی خارج فرمایا جس کی ناراضی سے عدالت ضلع نارائن کہیڑہ مین مرافعہ ہوا اور منجانب مدعی ایک نقل تختہ مصدقہ پیش کی گئی۔ عدالت موصوفہ نے تختہ مذکور کو غیر موثر حق مدعی قرار دیکر مرافعہ نامنظور فرمایا۔ فیصلہ ضلع کی ناراضی سے منجانب مدعی صدر عدالت پائیگاہ مین مرافعہ ہوا اور صدر عدالت نے بمنظوری مرافعہ مدعی کے عدالت ضلع مین پیشکردہ تختہ کو قابل ادخال شہادت قرار دیکر مقدمہ عدالت ابتدائی مین اس غرض سے واپس کیا کہ تختہ پیش شدہ کے متعلق مدعی علیہم کو تردید کا موقعہ دیا جائے اور بعد قلمبندی شہادت فریقین حسب ضابطہ

انند بنام ڈپراؤ

تجویز صادر کی جائے۔

تجویز بالا کی ناراضی سے منجانب مدعی علیہم عدالت العالیہ میں مرافعہ متفرق کیا گیا۔

منجانب مرافعان مولوی سید سلطان حسن صاحب وکیل۔

منجانب مرافعہ علیہ پنڈت کیشوراؤ صاحب و پنڈت راگھویندر راؤ صاحب وکلاء۔

حکام عالیمقام نے حسب ذیل تجویز صادر فرمائی۔

نواب سعد جنگ بہادر و مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب ارکان متفق الرائے ہوئے۔ بحث سنی گئی۔ مدعی نے دخل کی نالش دائر کی۔ جو عدالت منصفی متعلقہ الندسے بعدم ثبوت خارج ہوئی۔ اور عدالت ضلع نارایں کھیڑ نے بھی اس تجویز کو بصیغہ مرافعہ بحال رکھا۔ اس تجویز کی ناراضی سے صدر عدالت علاقہ پائیگاہ میں مرافعہ ہوا۔ جو منظور ہوا۔ اور مثل بغرض تکمیل تحقیقات عدالت ابتدائی میں واپس ہوئی۔ اس کے برخلاف یہ مرافعہ متفرق ہے۔ طرفثانی کا عذر ابتدائی یہ ہے کہ جن مقدمات میں بروئے دفعہ (۵۸۷) ضابطہ دیوانی احکام صادر کریں اوسکا متفرق مرافعہ بروئے دفعہ (۶۰۵) ضمن (۲۹) نہیں ہوسکتا۔ ہماری رائے میں یہ حجت درست ہے۔ یہ دفعہ صورت حال سے متعلق ہے۔ پس

حکم ہوا کہ

مرافعہ کی درخواست مع خرچہ خارج اور مثل داخل دفتر ہو۔

مرافعہ دیوانی

جوڈیشل کمیٹی

نمبر مقدمہ ۲۲ ف / ۱۳۴۷ ف
بہ اپیل
و درخواست نگرانی
نمبر ۳۶ / ۱۳۴۶ ف
مورخہ ۱۷ آذر
۱۳۴۶ ف ... از عدالت ... [illegible]

باجلاس عالیجناب راؤ بہادر جی کشنما چاری صاحب بی ۔ اے ۔ بی ۔ ایل مشیر قانونی و عالیجناب سید رابرٹ بالمکنڈ صاحب بی ۔ اے و عالیجناب مہدی یار جنگ بہادر جسٹس ارکان

شاپور جی ... مرافع

بنام

حرمت النساء بیگم ... مرافعہ علیہا

ثالثی ۔ ڈگری بربنا فیصلہ ثالثی ۔ ڈگری متجاوز از فیصلہ ثالثی ۔ جزو ڈگری قابل تنسیخ ۔ جزو ڈگری متجاوز از فیصلہ ثالثی کا قابل تنسیخ ہونا ۔ فیصلہ ثالثی ۔ عذرات متعلق بہ فیصلہ ثالثی ۔ عذرات متعلق بہ فیصلہ ثالثی کو وجوہ صراحت قانون پر محدود ہونا ۔ فیصلہ ثالثی کے باضابطہ ہونے کا عدم لزوم ۔ گشتی نشان (۲) دیوانی دفعات (۳۰۶ و ۳۰۷) ۔

نتیجہ یہ ہوا کہ (۱) ایسی ڈگری کا جو فیصلہ ثالثی کی بنا پر صادر کی جائے وہ جزو جو متجاوز از فیصلہ ثالثی ہو قابل تنسیخ ہے ۔

(۲) بموجب مجموعہ ضابطہ دیوانی جب کوئی مقدمہ ثالث کے سپرد ہو اور وہ فیصلہ لکھے تو اس فیصلہ کے متعلق صرف انہی وجوہ کی بنا پر عذر کیا جا سکتا ہے جن کی صراحت دفعہ (۳۰۶) و (۳۰۷) گشتی نشان (۲) دیوانی میں ہے ۔

(۳) ثالث پر یہ فرض نہیں ہے کہ باضابطہ فیصلہ لکھے یا اپنے فیصلہ کے وجوہ بیان کرے ۔

منجانب مرافع مولوی محمد اصغر صاحب کونسل و مسٹر نادر شاہ

مرافعہ ہذا راضی تجویز نواب نظامت جنگ بہادر و مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی و ڈاکٹر سید سراج الحسن صاحب ارکان حلقہ کا عدالت العالیہ مورخہ ۲۰ بہمن ۱۳۴۵ ف صادرہ مقدمہ نمبر ... مشمولہ مثل نشان ... مرافعہ ہذا جس میں فیصلہ ثالثی عدالتی قرار دیا گیا اور اس کے بموجب ڈگری مرتب ہو اور مدعیہ کو دخل دلایا جائے اور رواصلات بحسب صراحت مندرجہ صدر ڈگری میں شامل کئے جائیں اور نقد اور اصلات کا تعین عدالت تعمیل کرے ۔ بخرچہ بذمہ مدعی علیہ عاید کیا جاتا ہے ۔

شاپور جی
بنام
حرمت النساء بیگم

بابو جی چینائی و مسٹر تاتاچاری و مولوی سید امیر حسن صاحبان وکلاء
منجانب مرافعہ علیہا مولوی محمد عبدالقیوم صاحب وکیل صاحب
راؤبہادر جی کشناچاری صاحب مشیر قانونی و راے بالمکند صاحب
رکن متفق الرائے ۔ یہ مقدمہ دو قریب کے مواضعات کے مالکان کے
مابین حدود کی نزاع کے متعلق ہے ۔ مرافعہ علیہا نے جو عدالت ابتدائی
میں مدعیہ تھی تقریباً ۵ لوحہ بگہ) اراضی کے قبضہ اور دو اصلاحات کا دعوے کیا
اور تقریباً ۸ حصہ ایکڑ اراضی کے متعلق اس بناء پر استقرار حق کا دعوے کیا
یہ وہ اوس کے موضع میں داخل ہے ۔ مدعی علیہ نے مدعیہ کے دعوے سے
انکار کیا ۔ تنقیحات قائم کرنے اور فریقین کی شہادت قلمبند کرنے کے بعد
عدالت ابتدائی نے مدعیہ کا دعوے قبضہ کی بابت خارج کیا لیکن تقریباً
۸ حصہ ایکڑ اراضی کے متعلق استقرار حق کی ڈگری صادر کی ۔ اس کی ناراضی
سے دونوں فریق نے مجلس عالیہ عدالت میں مرافعہ کیا دوران مرافعہ میں
دونوں فریق اس امر پر رضامند ہو گئے کہ معاملہ محمد اسد اللہ مہتمم بندوبست
کے سپرد بحیثیت ثالث کیا جائے اور اون کے نام سپردگی کا حکم جاری ہوا ۔
ثالث نے فیصلہ ثالثی لکھا اور اوس کے عدالت میں وصول ہونے پر مرافع
نے اوس کے فیصلہ عدالتی قرار دینے کے متعلق عذر کیا ۔ اجلاس کامل نے
اوس کے عذر کو نامنظور کر کے حکم دیا کہ فیصلہ ثالثی کے موافق ڈگری مرتب
کیجائے ۔ اس حکم کی ناراضی سے مدعی علیہ نے جوڈیشل کمیٹی میں مرافعہ کیا ہے
اور ہم نے دونوں فریق کی بحث سماعت کی ۔

مرافع کے وکیل نے پہلے دو امور کے متعلق بحث کی ۔

اول ۔ یہ کہ ثالث سپردگی کے متعلق اپنے فرائض کی انجام دہی میں
قاصر رہا ۔ کیونکہ اونہوں نے محکمہ بندوبست کے کاغذات طلب کر کے اونکا
اون نقشہ جات سے مقابلہ نہیں کیا جو اس مقدمہ میں داخل کئے گئے تھے

شاپور جی
بنام
حرمت النساء بیگم

دوم۔ یہ کہ اجلاس کامل نے واصلات کے متعلق ڈگری دینے مین غلطی کی ہے کیونکہ وہ فیصلہ ثالثی سے متجاوز ہے۔

مقدمہ کی سماعت کے وقت تیسرا مسئلہ یہ بھی پیش کیا گیا کہ فیصلہ ثالثی ناجائز ہے کیونکہ وہ اوس مدت کے بعد لکھا گیا جو عدالت نے مقرر کی تھی اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ یہ عذر باوجود اس کے تسلیم کئے جانے کے قابل ہے کہ گشتی نشان (۲) دیوانی سنہ ۱۳۰۲ف کی دفعہ (۲۰۶) مین اوس قسم کا کوئی حکم نہین ہے جیسا کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی نافذہ برٹش انڈیا کی دفعہ ۵۲۱ فقرہ آخر مین ہے تو بھی مثل کے معائنہ سے واضح ہوتا ہے کہ عدالت نے ثالث کو فیصلہ لکھنے کے لئے مہلت عطا کی تھی۔ اس کے بعد مرافع کے فاضل کونسل نے یہ بحث کرنے کی کوشش کی کہ یہ توسیع خلاف قانون تھی کیونکہ وہ ثالث کی درخواست پر نہین کی گئی تھی۔

ہم نہین خیال کرتے ہین کہ یہ بحث صحیح ہے اور اس لئے ہم اوس کو نامنظور رکھتے ہین۔

امر دوم کے متعلق یہ مسلمہ ہے کہ فیصلہ ثالثی مین مدعیہ کو واصلات نہین دلائے گئے تھے لیکن واقعہ یہ ہے کہ جب فیصلہ ثالثی کے بعد مقدمہ اجلاس کامل مین پیش ہوا تو مرافعہ علیہا کے وکیل نے یہ درخواست کی کہ واصلات کا تصفیہ کرنے کے لئے مقدمہ ثالث کے پاس واپس بھیجنے کے بجائے عدالت خود اوسکا تصفیہ کر دے۔ عدالت نے یہ درخواست منظور کر کے واصلات کا خود تصفیہ کر دیا۔ ہمارے روبرو وکیل مرافعہ علیہا یہ تسلیم کرتے ہین کہ وہ اوس درخواست کی یا اوس حکم کی جو اجلاس کامل نے اوس کے متعلق صادر کیا ہے تائید نہین کر سکتے ہین اور وہ قانون کے خلاف ہے۔

ہمین اون سے کلیتاً اتفاق ہے اور ہماری رائے مین ڈگری کا وہ حصہ جو واصلات کے متعلق ہے منسوخ ہونا چاہئے۔ کیونکہ وہ فیصلہ ثالثی سے

مشایو رجی بنام عزت النساء بیگم

متجاوز ہے۔ اس کے بعد صرف امر اول غور طلب رہجاتا ہے۔ جب حسب مجموعہ ضابطہ دیوانی کوئی مقدمہ ثالث کے سپرد ہو اور وہ اپنا فیصلہ دیدے تو اوس فیصلہ کے متعلق صرف اون وجوہ کی بناء پر عذر کیا جاسکتا ہے جنکی گشتی نشان دیوانی بابتہ سنہ ۱۳۰۲ف کی دفعات (۳۰۴ و ۳۰۶ و ۳۰۷) میں صراحت ہے مرافع نے اپنی درخواست مورخہ ۱۰ بہمن سنہ ۱۳۲۴ف میں یہ استدعا کی تہی کہ فیصلہ ثالثی منسوخ کیا جائے اور عدالت مقدمہ کی سماعت عمل کرے۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اوسکی جانب سے عذر گشتی نشان دیوانی بابتہ سنہ ۱۳۰۲ف کی دفعہ (۳۰۶) کے تحت میں کیا گیا تہا۔ ہمارے سوال کے جواب میں مرافع کے کونسل نے بیان کیا کہ اون کا عذر اوس دفعہ کے ضمن (ا) میں داخل ہے جو حسب ذیل ہے۔

"جبکہ ثالث یا سرپنچ کی رشوت ستانی و بددیانتی ثابت ہو۔"

یہ واضح ہوگا کہ یہ ضمن برٹش انڈیا کے مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ (۵۲۱) ضمن الف سے بالکل مختلف ہے۔ اس ضمن کی رو سے اوس فریق کو جو کسی فیصلہ ثالثی کے متعلق اعتراض کررہا ہو یہ ثابت کرنا چاہیے کہ ثالث نے رشوت لی۔ اور وہ بددیانتی کا مرتکب ہوا۔ درخواست کے معاینہ سے واضح ہوگا کہ ثالث کے خلاف متذکرہ صدر دونوں امور صراحتاً یا منشاً بیان نہیں کیے گئے ہیں۔

لائق کونسل مرافع نے ہماری توجہ عرضی کے فقرہ (۱۹) کیجانب مبذول کرائی ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ ثالث نے محکمہ بندوبست کے نقشہ جات کا اون نقشہ جات سے مقابلہ نہیں کیا ہے جو عدالت میں داخل کیے گئے تھے۔ اونہوں نے یہ بیان نہیں کیا ہے کہ باوجود درخواست پیش کرنے کے یہ نقشہ جات محکمہ بندوبست سے طلب نہیں کیے گئے بلکہ اونکی یہ بحث ہے کہ حکم سپردگی کے لحاظ سے ثالث کا فرض تہا کہ خود کل شہادت طلب کرتے خواہ کسی فریق کیجانب سے درخواست پیش ہوتی یا نہوتی۔ ہم اس بحث کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں کیونکہ اگر اوسکو صحیح تسلیم کیا جائے تو ہر ثالث کا یہ فرض ہوگا کہ فریقین کے فائدہ کیلئے

شاہ پوربی
بنام
حرمت النساء بیگم

شہادت خود تلاش کرے اور ہمارے خیال مین قانون کا یہ منشا نہین ہوسکتا لیکن مثل کے معائنہ سے واضح ہوتا ہے کہ فیصلہ ثالثی مین یہ درج ہے کہ فریقین نے درخواست کی کہ شہادت مشمولہ مثل ہی کے لحاظ سے فیصلہ کیا جائے اور یہ امر مسلمہ ہے کہ محکمہ بندوبست کے نقشہ جات کی مصدقہ نقل خود مرافع نے ثالث کے روبرو پیش کی تھی۔ مرافع کیجانب سے اس بیان کی تردید نہین کی گئی ہے لیکن اوسکے کونسل نے یہ بحث کی ہے کہ چونکہ ثالث نے اپنے فیصلہ مین محکمہ بندوبست کے نقشہ جات کا حوالہ نہین دیا ہے اسلئے قیاس یہ ہے کہ اوسنے اونکے اثر کے متعلق غور نہین کیا ہے۔ یہ قرار دینا ناممکن ہے کہ چونکہ دستاویز محولہ فریق کا فیصلہ مین حوالہ نہین دیا گیا ہے اسلئے عدالت نے اوسکے اثر کے متعلق مطلق غور نہین کیا ہے۔ اگر فیصلہ کسی عدالت نے مجموعہ ضابطہ دیوانی کے احکام کی موافق لکھا ہوتا تو بھی یہی قرار دینا پڑتا اور ثالثون سے تو یہ اصول اور بھی آسانی سے متعلق کیا جاسکتا ہے کیونکہ ثالث پر یہ لازم نہین ہے کہ باضابطہ فیصلہ لکھے یا اپنے حکم کے وجوہ بیان کرے۔ لائق کونسل کی بحث کا باقی حصہ اس امر کے متعلق تھا کہ ثالث نے مواد مشمولہ مثل سے غلط نتیجہ اخذ کیا لیکن ہم اسپر غور نہین کرسکتے ہین کیونکہ یہ مرافعہ ثالث کے فیصلہ کے خلاف نہین ہے بوجوہ متذکرہ صدر ہم نہایت ادب کیساتھ پیشگاہ اقدس و اعلے مین یہ رائے عرض کرتے ہین کہ اجلاس کامل کی ڈگری اسطرح ترمیم کیجائے کہ جو جزو واصلات کے متعلق ہے وہ منسوخ کیاجائے اور باقی حصہ بحال رہے۔ اس مرافعہ کا خرچہ مرافع کے ذمہ عاید کیا جائے۔

نواب سعد جنگ بہادر رکن۔ فریقین مین زمین کے قبضہ کا تنازع ہے۔ مدعیہ (۹ ۵) بیگہ کے قبضہ اور واصلات کا اور (۷۵ ۶) بیگہ کے استقرار حق کا دعوے کیا۔ عدالت ابتدائی نے استقرار حق کی ڈگری بحق مدعیہ صادر کی۔ اور قبضہ کے دعوے کو خارج کیا۔ اسکی نارضی سے مجلس عالیہ عدالت مین مرافعہ دائر ہوا۔ دوران کارروائی مین فریقین نے یہ خواہش کی کہ مقدمہ مولوی اسد اللہ صاحب مہتمم بندوبست کے سپرد کیا جائے اور وہ ثالث مقرر ہون۔ مولوی صاحب موصوف نے بحیثیت ثالث مقدمہ کا فیصلہ کیا۔ مرافعہ گزار نے اس فیصلہ کی نسبت عذر کیا اور درخواست کی کہ فیصلہ ثالث فیصلہ عدالتی قرار نہ دیا جاوے۔ مجلس عالیہ نے مرافعہ گذار کے

شاہ پور جی بنام جوسنا اللہ بیگم ۱۳۰۰

عذرات کو نامنظور کر کے حکم صادر کیا کہ حسب تجویز ثالث ڈگری مرتب کیجاوے۔ اسکی بابت اپیل ہائیکورٹ ہے جو فل بنچ کمیٹی مین مرافعہ پیش ہے۔ منجانب مرافعہ گذار تین عذرات پیش کئے جاتے ہین اولاً یہ کہ ثالث نے محکمہ بندوبست کے کاغذات کا نقشہ جات مدخلہ سے مقابلہ نہین کیا۔ ثانیاً یہ کہ فیصلہ ثالث مین و اصلات کا کوئی تذکرہ نہین ہے۔ اجلاس کامل نے و اصلات کی ڈگری صادر کر کے گویا احاطہ اختیارات عطیہ قانون سے تجاوز کیا ہے۔ ثالثاً یہ کہ فیصلہ ثالثی چونکہ بیرون مدت مقررہ عدالت صادر ہوا ہے اس لئے کالعدم ہے۔ بملاحظہ مثل اس عذر آخر الذکر کی تغلیط ہوتی ہے۔ مثل سے ظاہر ہوتا ہے کہ وقتاً فوقتاً مدت مقررہ مین توسیع ہوتی رہی ہے لہذا یہ عذر قابل التفات نہین ہے۔

عذر اول حسب بیان لائق کونسل مرافعہ گذار دفعہ (۳۰۶) گشتی نشان دیوانی کی ضمن (۱) کے تحت مین کیا گیا ہے۔ دفعہ متذکرہ کی رو سے ثالثی کی کارروائی اسی وقت منسوخ ہو سکتی ہے جبکہ یہ امر پایہ ثبوت کو پہونچے کہ ثالث یا سرپنچ نے رشوت لی ہے یا بددیانتی کی ہے۔ محض اس وجہ سے کہ کاغذات کا مقابلہ نقشہ جات سے نہین کیا گیا۔ ایسا قیاس کسی ثالث کی نسبت نہین کیا جا سکتا خصوصاً جبکہ فریقین نے ثالث سے یہ درخواست کی ہو کہ مواد موجودہ کی بنا پر فیصلہ صادر کیا جائے۔ جیسا کہ ثالث نے اپنی تجویز مین اشارہ کیا ہے۔ اس لئے یہ عذر بھی توجہ کے قابل نہین ہے۔

عذر دوم یہ ہے کہ اجلاس کامل نے بطور خود و اصلات کی ڈگری صادر کی۔ اس مین شک نہین ہے کہ یہ عذر توجہ کے لائق ہے۔ صحیح طریقہ یہ تھا کہ اس جزو کی نسبت بھی ثالث ہی سے تجویز کرائی جاتی۔ اور مثل اس غرض سے ان کے پاس بھیجدی جاتی۔ لہذا ہم نہایت ادب سے پیشگاہ خداوندی مین معروضہ کرتے ہین کہ اجلاس کامل کی ڈگری اس قدر ترمیم کے ساتھ بحال فرمائی جاوے کہ جو جزو و اصلات سے متعلق ہے وہ منسوخ کیا جاوے۔

نگرانی دیوانی

حلب متفقہ

باجلاس عالیجناب رائے بالمکند صاحب بی۔ اے و
عالیجناب نواب سعد جنگ بہادر بیرسٹرایٹ لا ارکان

نمبر مقدمہ ۲۵ سنہ ۱۳۲۵ف
فیصلہ
۲۳ ر فروردی ۱۳۲۷ف

گوبندرام — نگرانیخواہ

بنام

سریرام وغیرہ — نگرانی علیہم

قرقی۔ قرقی قرضہ مدیون ڈگری شخص ثالث۔ جواز نیلام قرضہ۔ عدم جواز قرقی واقعی بمقابلہ شخص ثالث مجموعہ ضابطہ دیوانی سرکار عالی دفعہ (۳۱۴) ضمن الف و دفعہ (۳۴۸) ضمن (۳)۔

تجویز ہوئی (۱) بروئے دفعہ (۳۱۴) ضمن الف ایسے قرضہ کی نسبت جو شخص ثالث کے ذمہ ہو بغرض تعمیل ڈگری محض حکم امتناعی جاری کیا جاسکتا ہے اور اگر شخص ثالث زر قرضہ عدالت مین داخل نہ کرے تو وہ حسب دفعہ (۳۴۸) ضمن (۳) نیلام کیا جاسکتا ہے قرقی واقعی کا حکم شخص ثالث کے مقابلہ مین نہین دیا جاسکتا۔

دکن لاء رپورٹ جلد (۳) صفحہ (۱۵۱) و صفحہ (۲۴۷) و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد (۱۱) صفحہ (۴۸۴) کا حوالہ دیا گیا اور انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد (۲۶) صفحہ (۳۷۸) کو ممیز کیا گیا۔

نگرانی بنا راضی تجویز ناظم صاحب عدالت دیوانی ضلع پربھنی مورخہ ۲۳ آبان ۱۳۲۳ف مشمولہ مثل نشان (۲۰۱) سنہ ۱۳۲۴ف جس میں درخواست نامنظور و احکام جاری کی جانی تھی

گوبندرام بنام سریرام

ضروری واقعات تجویز سے ظاہر ہیں

منجانب نگرانخواہ مسٹر گنڈیراؤ صاحب وکیل ۔

منجانب نگرانی علیہم نمبر (۱) بالوگیا پرشاد صاحب وکیل ۔

(۱) رائے بالمکند صاحب رکن ۔ وکلاء فریقین کی بحث سماعت ہوئی ۔ واقعات قابل ذکر یہ ہیں کہ سری رام نے ایک ڈگری ہیرالال وغیرہ پر حاصل کی ۔ اس ڈگری کی اجرائی میں ڈگریدار کی درخواست پر ایک خاص رقم قرضہ مدیون کی نسبت شخص ثالث نگرانخواہ مقدمہ ہذا گوبند رام کے نام حکم امتناعی جاری ہوا ۔ یہ حکمنامہ ظاہراً بروئے دفعہ (۳۱۲) ضابطہ دیوانی ضمن الف کے تھا ۔ اس کے بعد کہا جاتا ہے کہ ثالث کے نام ایک اور حکم جاری کیا گیا کہ وہ رقم عدالت میں داخل کردے ۔ چونکہ ثالث نے عدالت میں رقم داخل نہیں کی لہذا ۱۱ شہریور ۱۳۲۴ف کو اسی رقم قرضہ کی نسبت قرقی واقعی کا حکم دیا گیا ۔ ۸ آبان ۱۳۲۴ف کو شخص ثالث نے یہ ظاہر کرکے کہ اوس کے ذمہ مدیون کا کوئی قرضہ یافتنی نہیں ہے اس قرقی کے خلاف درخواست دی اور بحوالہ دفعہ (۳۱۲) ضمن الف و دفعہ (۲۴۳) ضمن (۳) ضابطہ دیوانی اس حکم کی بیضابطگی کیطرف عدالت کی توجہ دلائی لیکن یہ درخواست شخص ثالث نامنظور ہوئی ۔ جس کی ناراضی سے اوس نے جلسہ متفقہ میں نگرانی کی ۔ ہماری رائے میں عذر نگرانیخواہ صحیح ہے ۔ بروئے دفعہ (۳۱۲) ضمن الف ایسے قرضہ کی نسبت جو شخص ثالث کے ذمہ ہو محض حکم امتناعی دیا جاسکتا ہے ۔ اور اگر شخص ثالث رقم قرضہ عدالت میں داخل نہ کرے تو وہ قرضہ بلحاظ دفعہ (۲۴۳) ضمن (۳) محض نیلام کیا جاسکتا ہے ۔ قرقی واقعی کا حکم کسی قاعدہ سے نہیں دیا جاسکتا ۔ نظائر عدالت العالیہ میں بھی اسیطرح طے ہوا ہے ۔

ملاحظہ ہو دکن لارپورٹ جلد (۳) صفحہ (۵۰۱) جلسہ متفقہ دکن لارپورٹ ۔

گوبند رام بنام سریرام

جلد (۳۱) صفحہ (۲۳۳) اجلاس کامل اور نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد (۱۱) صفحہ (۴۴۴) وکیل طرفثانی انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد (۲۷) صفحہ (۳۷۸) پر استدلال کرتے ہین۔ وہ کارروائی باقاعدہ اجرائی ڈگری کی نہ تھی بلکہ اوس کارروائی مین ایک درخواست ڈگریدار ان کی اس امر کی نسبت تھی کہ مسلم طور پر عدالت کی توہین کی گئی اور عدالت اپنے اختیارات لازمی کو کام مین لائے۔ اوس مقدمہ مین مدعی نے قبل صدور فیصلہ بعض ایسے قرضہ جات جو مدعا علیہ دکان کو یافتنی تھے قرق کروائے تھے۔ یہ قرقی قبل از فیصلہ ہی کیا جاتا ہے۔ مابعد اس قرقی کے مدعا علیہ دکان نے اس قرضہ کو اشخاص ثالث کے نام منتقل کیا تھا۔ جو اس مقدمہ مین اپیلانٹ تھے مدعی نے بعد صدور ڈگری کے قرقی سابقہ کے بنا پر ان قرضہ جات کو نیلام کرنے کی درخواست کی۔ اس درخواست کی نسبت اپیلانٹان نے عذر کیا اور وہ عذر بھی نامنظور رہا۔ تاہم باوجودیکہ حسب مندرجہ صدر قرضہ جات مذکور عدالت کی تحویل مین آچکے تھے۔ اپیلانٹان نے اون مین سے بعض قرضہ جات وصول کرنا چاہا۔ اور مسلماً زر کثیر وصول کر لیا تھا۔ اس طریقہ کارروائی سے اپیلانٹان نے قطعاً عدالت کی توہین کی تھی اور اوس درخواست کو اوس مقدمہ مین ڈگریدار نے پیش کی تھی کوئی تعلق دفعہ (۲۱۳) و (۲۴۴) ضابطہ دیوانی سے باقی نہین رہا تھا۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ اوس مقدمہ مین اشخاص ثالث (اپیلانٹان) کی حیثیت شخص ثالث کی باقی نہین رہی تھی۔ بلکہ چونکہ بعد قرقی کے قرضہ اون کے نام منتقل ہوا تھا وہ قطعاً مدعا علیہ کے قائم مقام تھے اور اسطرح اون سے بذریعہ قرقی واقعی کے قرضہ وصول کیا جا سکتا تھا پس ہماری رائے مین نگرانی قابل منظوری کے ہے لہذا

حکم ہوا کہ

نگرانی مع خرچہ منظور۔ حکم عدالت ماتحت نسبت قرقی واقعی کے منسوخ ہو۔ اگر ڈگریدار درخواست دے تو قرضہ مذکور حسب منشائے ضابطہ دیوانی نیلام کیا جاسکتا ہے۔

گوبند رام بنام سری رام

نواب سعد جنگ بہادر رکن۔ سری رام نے سرالعل کے مقابلہ مین ایک ڈگری حاصل کی اور نگرانی خواہ کے نام جو شخص ثالث ہے اس رقم مدیونی کی بابتہ جو نگرانی خواہ کے ذمہ واجب الادا تھی بموجب دفعہ (۲۱۳) ضابطہ دیوانی حکم امتناعی جاری کرایا۔ اس کے بعد عدالت نے نگرانی خواہ کو حکم دیا کہ وہ قرضہ متذکرہ صدر کی رقم عدالت مین داخل کرے۔ نگرانیخواہ نے وہ رقم عدالت مین داخل نہین کی۔ ۱۱ شہریور ۲۴ف کو عدالت نے اس رقم قرضہ کی بابتہ قرقی واقعی کا حکم صادر کیا۔ ۱۰ آبان ۲۴ف کو نگرانیخواہ نے درخواست دی کہ اس کے ذمہ کوئی رقم مدیون کی باقی نہین ہے۔ اور اس مین یہ ظاہر کیا کہ عدالت کو بروئے دفعہ (۲۴۹) ضمن (۴) ضابطہ دیوانی شخص ثالث کے مقابلہ مین قرقی واقعی کا حکم صادر کرنے کا اختیار نہین ہے۔ اس درخواست کو عدالت ابتدائی نے نامنظور کیا۔ ہم عدالت ابتدائی کے حکم کو خلاف ضابطہ خیال کرتے ہین اس لئے کہ اگر شخص ثالث نے رقم عدالت مین داخل نہین کی تھی تو زیادہ سے زیادہ بروئے دفعہ (۲۴۴) اس کے نیلام کا حکم دیا جاسکتا تھا۔ قرقی واقعی کا حکم شخص ثالث کے مقابلہ مین صحیح نہین ہے۔ ملاحظہ ہون نظائر مندرجہ دکن لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ (۲۴۷) و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد (۱۱) صفحہ (۵۴۴)

لائق وکیل طرفثانی کی یہ حجت ہے کہ اشخاص ثالث کے مقابلہ مین بھی قرقی واقعی کا حکم دیا جاسکتا ہے۔ انہون نے اپنی تائید مین نظیر مندرجہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد (۲۶) صفحہ (۳۷۵) پیش کی۔ یہ نظیر صورت حال سے غیر متعلق ہے۔ اس مین شک نہین کہ اس مقدمہ مین حکم قرقی دیا گیا ہے

گوبندرام
بنام
سریرام

لیکن وہ بمقابلہ اشخاص ثالث نہیں ہے جیسا کہ لائق وکیل طرفثانی نے خیال کیا ہے۔ یہاں صورت مقدمہ یہ تھی کہ مدعی نے ان رقوم کی بابت جو مدعی علیہم کی باقی تھیں۔ عدالت سے قرقی قبل از فیصلہ کا حکم حاصل کرلیا تھا۔ باوجود اسکے مدعی علیہم نے چالاکی سے اپنا حق وصول قرضہ اشخاص ثالث کے نام منتقل کردیا تھا۔ جب مدعی نے بعد اجراے ڈگری ان رقوم کی نیلام کی خواہش کی تو اشخاص ثالث نے عذر کیا۔ جو عدالت سے نامنظور ہوا۔ یہاں اشخاص ثالث نے کثیر مقدار میں رقمیں وصول بھی کرلیں تھیں۔ پہلے تو ان اشخاص کی حیثیت مقدمہ زیر تصفیہ کی نگرانی خواہ کی نہ تھی۔ مقدمہ محولہ بالا میں اشخاص ثالث کی حیثیت اس لحاظ سے کہ ان کے نام حق وصول قرضہ جو مدعی علیہم کو حاصل تھا منتقل ہوچکا تھا۔ اور ایسا حق بعد صدور حکم قبل از قرقی منتقل ہوا تھا۔ قائم مقامان مدیون کی ہوگئی تھی۔ اس بنا پر اشخاص ثالث کا اطلاق نہیں ہوسکتا قطع نظر اس کے ان لوگوں نے عدالت سے حکم صریح کے خلاف کثیر رقمیں بھی حاصل کرلیں تھیں۔ گویا حکم عدالت کی توہین کی ان وجوہ سے حکم قرقی واقعی صادر ہوا جو بلحاظ حالات بالکل صحیح ہے مقدمہ زیر تصفیہ کے حالات بالکل مغایر ہیں۔ اس لئے ہم قرار دیتے ہیں کہ جو حکم قرقی واقعی کا عدالت ابتدائی سے صادر کیا گیا ہے وہ غلط ہے۔ اور دفعہ (۶۴) کے خلاف ہے۔

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور۔ مثل داخل دفتر۔

تمام شد